اردو ترجمہ

سیرة الابدال

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

تذکرة الشهادتین مع اردوترجمہ

و

سیرة الابدال مع اردوترجمہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب تذکرۃ الشہادتین کے آخر پر ایک طویل مضمون عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا جس کا آخری حصہ ’’**علامات المقربین** ‘‘ کے نام سے معروف ہے۔ اس کا ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری مرحوم نے کیا تھا۔

نیز سیرۃ الابدال جو کہ حضور کی عربی زبان کی فصاحت و بلاغت پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے کیا تھا۔ عربک بورڈ نے ان دونوں تراجم پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔ بورڈ نے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔ اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے اردو ترجمہ عربی متن کے سطر بہ سطر دیا جا رہا ہے۔ ان دونوں کتب کا اردو ترجمہ افادۂ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّىْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

------ ۞ ------

أيّها النّاس إنّى أُذكّركُم ما أُوحى إلىّ من ربّ العالمين. إنّى أُمّرتُ من الرّحمان فأتونى بأهلكم أجمعين. وأُعطيتُ الحِكم من السّماء ولا دجّال ولا رقين. انحطّت لى الملائكة من الخضراء إلى الغبراء وجُعلت قاديان كالقادسية وبلدها الأمين. وعصمنى ربّى من شرّ الرُّضَعِ وجعلنى من العالين. وشَنَصُتُ به كل الشّنوص وحُلَّ لَحُمى عن أوصاله للحِبِّ القرين. فلا أخاف مُمَشِّنًا بعده ولا أرعن العدا بما قام لى ربّى كالمُداكئين. و إنّى أتّبع وحيه على البصيرة، وما ارْتَتَأَ[1] عَلَيَّ أمرى

﴿۱﴾
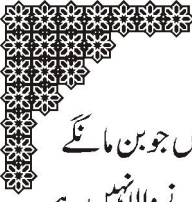
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا، سچی محنت کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔

ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اُس کے معزز رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

------ ۞ ------

اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جو ربّ العالمین کی طرف سے مجھ پر وحی کی گئی۔ میں رحمٰن خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے تم اپنے تمام اہل وعیال کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ مجھے آسمانی حکمتیں عطا کی گئیں ہیں نہ کہ سیم و زر۔ میرے لئے آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوئے اور قادیان کو ارضِ حرم اور اس کے بلدِ امین کی طرح بنادیا گیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھے کمینوں کے شر سے بچایا اور مجھے عالی منزلت بنایا۔ میرا اُس کے ساتھ کامل تعلق ہوا اور اُس ہم نشین محبوب کے لئے میرا گوشت جوڑ جوڑ سے تحلیل ہوگیا۔ پس اس کے بعد میں نہ تو کسی تلوار سونتنے والے سے ڈرتا ہوں اور نہ طاقتور دشمن سے۔ کیونکہ میرے لئے میرا رب دفاع کرنے والوں کی صورت کھڑا ہے۔ اور میں کامل بصیرت سے اُس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ اور میرا معاملہ مجھ پر مشتبہ نہیں

وما كنتُ من المفترين. ولا أُرغِنُ
إلى من خالف الحق وأرى الوجه
كالضنين. ولا أُبالي أحدًا من العِدَا،
ولو خوّفني بخوفٍ أَذْفَى ولا أحضرهُ
كالمتزأزئين[2]. وليست الدنيا عندي
إلا كَجَهْبَلَةٍ[3] إذا جَرْشَبَتْ[4] ثم ما
تَبَعَّلَتْ[5] فَبَذَءَهَا بعلُها و بَذَء
رَوْسَهَا[6] وَ دَقشهَا[7] و نَزَّرَ أمرَها
وحسبها بِئس القرين.

ومن افتتح سورة النور و الفاتحة
والمائدة فَسَجَّلَهَا[8] و تدبّرها
كالطالبين، وانتقل من غَلَلٍ إلى
غَمرٍ هو تحته، وأذاب فهمه
و رعبل وجوده، وتجنّبَ
الصِّلَالَ[9] وما قنع على مِمْكَلٍ[10] وما
هاب شَزَنًا[11]، وما لغب في ابتغاء
ماءٍ معين، فيُشاهد صدق ما
ادّعيتُ، ويرى ما رأيتُ، ويكون
من المستيقنين. و إنّي أنا المسيح
الموعود، وأنا الذي يَدفو و يجود،

﴿۲﴾

اور نہ میں مفتری ہوں۔ اور جو حق کی مخالفت کرے میں
اس کی بات پر کان نہیں دھرتا اور نہ میں ایک بخیل کی
طرح کسی کے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ مجھے دشمنوں میں
سے کسی کی پرواہ نہیں خواہ وہ مجھے ہلاکت خیز خوف سے
ڈرائے۔ اور میں اُس کے سامنے ڈرپوکوں کی طرح نہیں
آتا۔ اور میرے نزدیک دنیا محض اس بدشکل عورت کی مانند
ہے جو بوڑھی ہو چکی ہو پھر وہ شوہر کی نافرمان بھی ہو۔
اور اُس کا خاوند اُس سے بیزار ہوا اور اُس کے اِترا کر چلنے
سے اور اُس کے بناؤ سنگار سے نفرت کرے اور اُس کو ہر
طرح ذلیل سمجھے اور اُسے بدترین رفیق خیال کرے۔

اور جو شخص سورۃ نور اور فاتحہ اور مائدہ کھولے اور پھر
اسے توجہ سے پڑھے اور طالبِ حق کی طرح اُس
پر تدبر کرے۔ اور کم پانی سے اُس کے نیچے کے
کثیر پانی کی طرف منتقل ہو۔ اور اپنا فہم گداز کردے
اور اپنے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور تھوڑے پانی
سے مجتنب رہے اور تھوڑے پانی والے تالاب پر قانع نہ
ہو اور زمین کی سختی سے مرعوب نہ ہو اور شیریں آبِ رواں
کی تلاش میں ماندہ نہ ہو۔ تو وہ شخص میرے دعویٰ کی
سچائی کا مشاہدہ کرلے گا اور وہی رائے قائم کرے گا جو
میری رائے ہے اور یقین کرنے والوں میں سے ہو
جائے گا۔ اور یقیناً میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور وہ میں
ہی ہوں جس نے ہلاک کرنا تھا اور جود وسخا کرنی تھی۔

ويستقرى التّقِيّ الذى يبغى الحقّ و يرود، فبشرى للمتّقين. إن التقات ليس بهَيْن، والله إنّها تُضاهي الْحَيْن. ومن آثر التقات فهو ظأبٌ[۱۲] رجل آثر المماتَ وهي عقبة كَئُود أيّها الفتيان، وهي الموت المحرق بالنيران، ثم هي الطِرفُ[۱۳] الموصل إلى الجَنان، أَتَحْسَبُ كم أمتٌ[۱۴] بينها وبين حِمام الإنسان، إذا بلغتَ منتهاها و استوعَبْتَهَا فهي الموت عند أهل العرفان، إنّ التقيّ لا يخاف لَجَبَ[۱۵] الشيطان، ويحسب انثعاب دمه في الله كشرابٍ مُشَعْشَعٍ[۱۶] بالثغبان،[۱۷] ولألأ تقياء علاماتٌ يُعرَفون بها، و لا وليّ إلا التّقيّ يا فتيان، منهم قومٌ يُرسَلون لإصلاح النّاس عند مفاسد الخنّاس من الله الرَّحمان.

فمن علاماتهم أنهم يُبعثون عندظلام يُحيط الزمان،

اور میں وہ شخص ہوں جو حق جُو متقی کی تلاش اور جستجو میں ہے۔ پس متقیوں کے لئے بشارت ہے۔ یقیناً تقویٰ آسان نہیں۔ بخدا تقویٰ بھی موت سے مشابہ ہے۔ کیونکہ جس نے تقویٰ شعاری کو مقدم رکھا وہ (گویا) ایسے شخص کا ہم زلف ہے جس نے موت کو ترجیح دی۔ اے جوانو! تقویٰ ایسی چوٹی ہے جسے سَر کرنا دشوار ہے۔ یہ ایسی موت ہے جو (قسم قسم کی) آگ سے جلانے والی ہے، علاوہ ازیں وہ ایک عمدہ گھوڑا ہے جو جنتوں تک پہنچاتا ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ اِس میں اور انسان کی موت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جب تو اس کی آخری حد کو پہنچ جائے اور اس کی تکمیل کر لے تو یہی عارفوں کے نزدیک موت ہے۔ یقیناً متقی شیطانی شوروغوغا سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں اپنا خون بہانے میں اُسے ایسا لطف آتا ہے جیسے عمدہ مصفّٰی ٹھنڈے پانی سے ملی ہوئی شراب میں۔ اور متقیوں کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اے جوانو! متقی ہی ولی ہوتا ہے۔ اور ان ہی میں سے ایک جماعت شیطان کے مفاسد کے وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدائے رحمٰن کی طرف سے بھیجی جاتی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی تاریکی کے وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جو سارے زمانہ پر چھائی ہوتی ہے۔

ويظهرون إذا قلّ الكرام والكرائم، وتأجّلت[18] الخنازير والبهائم، وكثر رجالٌ يُبَغْسِلُوْن،[19] وقلّ قوم يتهجّدون، وبقى الناس كَحَسْكَلٍ[20] لا يعلمون ولا يعملون. وفسد الزمان وأهلك كُمَّلًا، وما ولد إلّا زُعْبَلًا، ونَزِفَتْ[21] عين السماء وما ازْمَهَلّت،[22] وصارت الأرض جدبة[23] وما أَبْقَلَتْ، أو صار النّاس كمثل رجلٍ له جعندل[24] ولا يأتبل،[25] وعنده كحلٌ ولا يَكْتَحِل. ومالوا عن الحق كلّ المَيْل، فحفل الوادى بالسَّيْل، يُجايئون[26] الجَدبَ، ويُزيلون الودب، ويحشأُون[27] الشيطان، ويرفأون ما اخرَوْرَقَ ويُنَوِّرون الزمان.

ومن علاماتهم أنّهم قوم لا يجدون أحدًا يأخذ جلالته بقلوبهم، ولا يَعُدّون كدودةٍ من لم يتطأطأ ولم يغترف من شُؤْبُوبِهِم،[28]

اوران کاظہور شریف لوگوں اور شریفانہ خصائل کے کم ہوجانے پر ہوتا ہے۔نیز (اس زمانہ میں) خنزیروں اور بہیمی صفت لوگوں کی کثرت ہوجاتی ہے۔اور جماع کے رسیا افراد کی بہتات اور تہجد گزار لوگوں کی قلّت ہو جاتی ہے۔اور لوگ ایسے نا کارہ ہوجاتے ہیں کہ وہ نہ علم رکھتے ہیں اور نہ عمل۔جب زمانہ بگڑ جاتا ہے اور اہلِ کمال کو نابود کر دیتا ہے اور صرف سوکھے پن کے مریض (یعنی روحانیت سے عاری) بچے ہی پیدا کرتا ہے۔چشمِ فلک خشک ہوجاتی ہے اور اشکبار نہیں ہوتی۔اور زمین بنجر ہو جاتی ہے اور روئیدگی نہیں نکالتی۔اور لوگ ایسے آدمی کی طرح ہو جاتے ہیں جس کے پاس ایک قوی اونٹ تو ہو مگر وہ اس پر سواری نہ کر سکے۔اُس کے پاس سُرمہ تو ہو مگر وہ اُس کو لگا تا نہ ہو۔اور وہ (عوام النّاس) حق سے بالکل پھر جاتے ہیں۔اور وادی سیل (معصیت) سے لبریز ہو جاتی ہے۔پس قحط سالی کے ساتھ ہی یہ ابدال بھی آتے ہیں۔اور بدحالی دور کرتے ہیں۔اور شیطان کے پیٹ میں تیر گھونپتے ہیں۔اور جو کچھ پھٹ چکا ہواُس کو رفو کرتے ہیں اور زمانے کو منور کرتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جن کے دل کسی کے جلال سے مرعوب نہیں ہوتے اور جو شخص نہ تو جھکے اور ان کے چشمۂ فیض سے چُلو تک بھی نہ بھرے (وہ) اُسے کیڑے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔

و يقعون فى أُلْهانيّة الربّ ويؤثرونه فى جميع أُسلوبهم، و ينصرون من ناء به الحِمْلُ ويُدركون من هوى بوظوبهم[۲۹] لا يأخذهم أَفكَلٌ[۳۰] أمام أحدٍ من الأُمراء ، و يأْلُون[۳۱] فى سبيل اللّٰه الّذى أشرطهم عند فساد الزمان وشيوع الأهواء ، وما يحملهم علٰى ذالك إلّا مواسات الناس وأمر حضرة الكبرياء.

ومن علاماتهم أنّه إذا استشنَّ ما بينهم وبين ربّهم الجوّاد، فيبلّلونه بالإحسان على العباد، ويطيرون إلى العُلٰى ولا يُدَثّنون،[۳۲] ويُسقَوْن شرابًا لا يَهْذرون به ولا يُصَدَّعُون، ويقولون هل من مزيدٍ ولا يقنعون، ولا تُفْهَمُ أسرارُهم بما دَقَّتْ كأنّهم يرطنون،[۳۳] ويُكْفِئُوْن نفوسهم ممّا لا يرضٰى به ربُّهم وعَلى الحقّ يثبتون،

اوروہ اپنے رب کی الوہیت میں محو رہتے ہیں۔اور اپنے ہر طور طریق میں اُسی کو ترجیح دیتے ہیں۔اور جو شخص بارِگراں کے تلے دبا ہوا ہو اُس کی مدد کرتے ہیں اور اپنے اہتمام اور التزام سے گرتے ہوئے کو سنبھالتے ہیں۔امراء میں سے کسی کے آگے ان پر لرزہ طاری نہیں ہوتا۔اور وہ اللہ کی راہ میں گریہ وزاری کرتے ہیں جس نے ان کو زمانے کے فساد اور خواہشات نفسانی کے عام ہونے کے وقت بھیجا۔اور انہیں اِس پر صرف مخلوق کی ہمدردی اور حضرتِ کبریا کا حکم آمادہ کرتا ہے۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب اُن کا اُن کے فیّاض ربّ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ بندوں پر احسان کرکے اُس تعلق کو تر وتازہ کرتے ہیں۔اوروہ بلندی کی طرف پرواز کرتے ہیں اور تھوڑی سی پرواز کرکے بیٹھ نہیں جاتے اور انہیں ایسا جام پلایا جاتا ہے کہ جس سے وہ نہ فضول گوئی کرتے ہیں اور نہ اُنہیں دردِ سر لاحق ہوتا ہے۔اور هَلْ مِنْ مَّزِيْد یعنی اور بھی کچھ ہے، کہتے جاتے ہیں اور قانع نہیں ہوتے۔ان کے اسرار بوجہ دقیق ہونے کے سمجھے نہیں جاتے گویا کہ وہ عجمی زبان بول رہے ہیں۔اور وہ اپنے نفسوں کو ہر اُس بات سے روک رکھتے ہیں جو اُن کے رب کو ناپسند ہو اور حق پر ثابت قدم رہتے ہیں

﴿۳﴾

ولو أُحرقوا لا يُبَرْقِلُون(۳٤)، ولا يكفُرُون بالحق ولو يُبزّلون(۳٥)، ولا يتبسّل وجوههم بما أصابتهم مكاره وعلى الله يتوكّلون، ويحسبون الدنيا كَحَسُكَلٍ فلا يتوجّهون.

ومن علاماتهم أنّهم يُنَبَّئُون بإقبالهم قبل وجود الأسباب المادية، ويُبَشَّرون بنصرٍ من الله فى أيّام اليأس وإعراض النّاس، وفقدان الوسائل المعتادة فى هذه الدنيا الدنيّة، حتّى أنّ السفهاء يضحكون عليهم عند إظهار تلك الأنباء، ويحسبونهم مجانين هاذرين أو مُفْتَرين لتحصيل الأهواء، ويسعون كل السعى ليعدموهم ويجعلوهم كالهَباء، فينزل أمر اللّٰه من السَّماء، و يُقْعَدُون فى حِجر عناية حضرة الكبرياء، و يُمزّق كُلّما نسج العِدا من التّكبّر والخيلاء، ويُقضَى الأمرُ ويُغاض سيل الفتن وتُجعَلُ خاتمة أمرهم فوز المرام مع الغلبة والعزّة والعلاء.

اورخواہ آگ میں بھی ڈال دیئے جائیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔اورنہ وہ حق کو چھپاتے ہیں خواہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے اوراُن تکالیف پر جو اُن کو پہنچتی ہیں وہ چیں بہ جبیں نہیں ہوتے۔اوروہ اللہ پر توکل کرتے ہیں اور دنیا کوردّی سمجھتے ہوئے اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ مادی اسباب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی انہیں اُن کی اقبال مندی کی (غیب سے) خبر دی جاتی ہے۔ اور انہیں مایوسی اور لوگوں کے اعراض اوراس حقیر دنیا کے عمومی وسائل کے فقدان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی بشارت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ بیوقوف ان پیش خبریوں کے اظہار پر ان کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔اور ان کو دیوانے یاوہ گو یا خواہشات کے حصول کی خاطر افترا کرنے والے سمجھتے ہیں اوروہ (دنیادار) انہیں معدوم کرنے اورغُبار کی طرح اُڑادینے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔اس وقت اللہ کاامر آسمان سے نازل ہوتاہے اوروہ ربّ العزّت کی عنایت کی آغوش میں بٹھادیئے جاتے ہیں اوردشمنوں نے تکبراورنخوت کی راہ سے اپنی (تدبیروں کے) جو جال بُنے ہوتے ہیں وہ تارتار کردیئے جاتے ہیں اورمعاملے کا فیصلہ کردیا جاتا ہے اورفتنوں کا سیل رواں خشک کردیا جاتا ہے اورانجام کار وہ غلبہ اورعزت اور سربلندی کے ساتھ فائزالمرام ہوتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّك تراهم فی سُبُل اللّٰه مسارعين كالدِّعْكِنَة، وأمَّا أمور الدنيا فيتزحّنون عنها ولا يؤثرونها إلّا بالكراهة، ويُظهر اللّٰه بهم ما صلح من أخلاق الناس وما كان كالدّاءِ الدفين. فيُشابهون مطرًا يُظهر خواص الأرضين، وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا[1] كذالك ضرب اللّٰه مثلا للمؤمنين والفاسقين.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی راہوں میں مضبوط تنومند تیز رو اونٹنی کی طرح دوڑتے ہیں اور رہے اُمورِ دنیا تو ان میں بے رغبتی دکھاتے ہیں اور کراہت سے ہی انہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کے اچھے اخلاق اور اُن برائیوں کو جو مخفی بیماری کی طرح ہوتی ہیں ظاہر فرما دیتا ہے۔ وہ اُس بارش کے مشابہ ہوتے ہیں جو زمینوں کے خواص ظاہر کر دیتی ہے۔ ’’اور اچھی زمین کی روئیدگی اپنے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور خراب زمین کی پیداوار ردّی ہی نکلتی ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور فاسقوں کی مثال ایسی ہی بیان فرمائی ہے۔

﴿۴﴾

ومن علاماتهم أنّك تجدهم كرجلٍ رزين، وعمودٍ[۳۶] رَصِين،[۳۷] وتاجرٍ هو بدء زَحنته[۳۸] و قَيل[۳۹] المعاصرين، ويزجّون عيشتهم فی حَذَلٍ وأنين، ويبيتون لربّهم قائمين وساجدين، ويجتنبون حِطْل[۴۰] الشهوات ويعبدون ربّهم حتّى يأتيهم يقين، وإنّ التُّحُوتَ[۴۱] إذا سبّوا وأضبّوا[۴۲] كالكلاب، وجعلوهم كأرض تحت الضباب، وجدتَهم صابرين.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں باوقار شخص، زیرک سپہ سالار اور ایسے تاجر کی طرح جو سالارِ کارواں ہو اور اپنے ہمعصروں کا سرِ خیل پائے گا۔ اور وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے ربّ کے لئے قیام وسجود میں ساری رات گزار دیتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کے بھیڑیے سے بچتے ہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رذیل لوگ جب ان کو گالیاں دیتے ہیں اور کتوں کی طرح اُن پر پِل پڑتے ہیں اور انہیں ایسی زمین کی طرح کر دیتے ہیں جو کُہر کے نیچے آ گئی ہو، تو ایسی حالت میں بھی تُو انہیں صابر پائے گا۔

[1] الاعراف:۵۹

ومن علاماتهم أنّهم يُبعَثون فی عصرٍ اِدْجَوْجَنَ(۴۳)، ووقتٍ قَلَّ ثماره وشابه الحطب الْمُذْرِن(۴۴)، وفی زمان أخذت الناسَ نعسة أُرْدُنٌّ(۴۵)، وبقی إيمانهم كإهانٍ(۴۶) ما بقی له غُصُنٌ، وفی بُرهة أَحْثَلَتْ(۴۷) صبيانها، وما كفلت جوعانها، وفی حِينٍ ماطَلَ(۴۸) الناسَ الضَّلالُ، وقضمت جواميسُ النفوس ما نَعَمَتْ من الأعمال، ثم هم لا يكونون دخن الخلق كالأَرْذَال، بل يكظمون الغيظ ويعفون عمَّن آذی من الجُهَّال، ومع ذالك هم قومٌ شَجِعَةٌ لا يُرْغِنُونَ(۴۹) إلٰی سِلْمٍ لظُلمٍ عَتٰی، ولو كانوا كباهِلٍ(۵۰) فی موطن الوغٰی، ويخافون ربّهم وعلی التقویٰ يُوَاظِبُوْنَ، وإذا مسّهم طائف من الشيطان يستغفرون، فتُهزم الأهواءُ التی جاءت كأوشابٍ(۵۱) يهجمون، وتنزل السكينة ويفرّ الشيطان الملعون.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گھٹاٹوپ اندھیرے کے زمانہ میں مبعوث کئے جاتے ہیں اور ایسے وقت میں جب پھل بہت کم ہو جاتے ہیں اور درخت خشک ایندھن سے مشابہ ہوجاتے ہیں اور ایسے زمانے میں جب لوگوں پر گہری نیند غلبہ پا لیتی ہے۔ اور جب لوگوں کا ایمان اُس ٹُنڈ مُنڈ درخت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی کوئی شاخ باقی نہ رہی ہو اور ایسے دَور میں جس نے اپنے بچوں کو ناقص اور ردّی غذا دی اور اپنے بھوکوں کی کفالت نہ کی ہو۔ اور ایسی گھڑی میں جب گمراہی نے لوگوں کو اُلجھا رکھا ہو اور نفوس کے بھینسوں نے اعمال صالحہ کی روئیدگی کو چبا ڈالا ہو مزید برآں وہ رذیلوں کی طرح بدخُلق نہیں ہوتے بلکہ وہ غصہ پی جاتے ہیں اور جاہلوں میں سے جس نے تکلیف پہنچائی ہوتی ہے اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے جری ہوتے ہیں کہ حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے خواہ وہ میدانِ جنگ میں نہتے ہی کیوں نہ ہوں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے اور تقویٰ پر مواظبت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب اُنہیں کوئی شیطانی خیال آئے تو استغفار کرتے ہیں۔ پس اوباشوں کی طرح حملہ آور ہونے والی خواہشات کو شکست دے دی جاتی ہے اور (ان پر) سکینت نازل ہوتی ہے اور ملعون شیطان بھاگ جاتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يعرفون الرّهدون[۵۲]، والمنافق البهصل[۵۳] الذی يُضاهی الحِرْذُون، وتجدهم كغَيذانٍ[۵۴] فی كل ما يزكنون[۵۵]، وكمثل هصُورٍ[۵۶] بيد أنهم لا يفترسون، وتجد قلوبهم أغنياء ثم يتمسكنون[۵۷]، ويُرْقِلُون[۵۸] فی سُبُل الله ولا يُرْكَلُون، وترى دموعهم مُرْمَغِلَّة[۵۹] لا تَرْقَأُ و لا يميلون إلىٰ أوْنٍ ولا يَتَبَخْترون.

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کذاب اورعریاں منافق کو جوگرگٹ کے مشابہ ہو خوب پہچانتے ہیں۔اورتو انہیں ہر معاملہ میں صائب الرائے اورشیر کی طرح دلیر پائے گا مگر وہ درندگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔اورتو ان کے دلوں کوغنی پائے گا پھر بھی وہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔وہ اللہ کے رستے میں تیز رو ہوتے ہیں ایڑ لگانے کے محتاج نہیں ہوتے۔ تو دیکھے گا کہ اُن کے آنسو مسلسل بہتے ہیں اور تھمتے نہیں۔اوروہ آرام طلبی کی طرف مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اِترا کر چلتے ہیں۔

﴿۵﴾

ومن علاماتهم أنّ القدر يمشی إليهم علىٰ قدم المخاتلة[۶۰]، ويُنبّئُهُم الله بقدره إذا قُدّرَ عليهم نزول البليّة، و يختعل[۶۱] إليهم الموت ولا يأتی كالحوادث المفاجئة، كأنّ اللّٰه يعاف أن يهلكهم ويتردّد عند قبض نفوسهم المطمئنّة.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تقدیر ان کی طرف دبے پاؤں آتی ہے۔اورجب کسی بلا کا نزول اُن پر مقدر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تقدیر کے نزول سے پہلے ہی انہیں آگاہ فرما دیتا ہے۔اورموت ان کی طرف دیر سے آتی ہے۔اچانک آنے والے حادثات کی طرح نہیں آتی۔گویا اللہ تعالیٰ اُن کو وفات دینے سے ہچکچاتا ہے۔اوران کے نفوس مطمئنہ کو قبض کرنے میں متردد ہوتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يُنصَرُون ولا يُخْذَلُون، ولا يحجز هوًى بَيْنهم و بَين ربّهم ولا يُتركُون،

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اُن کو نصرت حاصل ہوتی ہے اوروہ بے کس نہیں چھوڑ دیئے جاتے۔ اورکوئی خواہش اُن کے اوراُن کے رب کے درمیان حائل نہیں ہوتی اوروہ (بے یارومددگار) نہیں چھوڑے جاتے۔

و لا يُفَارقون الحضرة ولو يُخَرْذَلُون، (۶۲) ولا يكونون كخرقاء ذات نِيقَةٍ (۶۳) بل يُعطَون العلم ويُنَوَّرُون. ويُرى اللّٰه بريقهم وهم لا يُراء ون، وفي الحسناتِ يتنوّقون، (۶۴) وتراهم كنباتٍ خَضِلٍ (۶۵) ولَو يُكْلَمون، يشهد لهم الأَثْرَمَانِ (۶۶) أنّهم من أولياء الرحمٰن، ولو يحسبهم خَطِلٌ (۶۷) أنّهم مُلْحِدون، وإذا ضاق عليهم أمرٌ فإلى اللّٰه يَخْفِلُونَ (۶۸) ولايتركهم اللّٰه كخامل بل يُعرفُون في الناس و يُبجّلُون ولا تراهم كَأُمِّ خَنْثَلٍ (۶۹) بل هم كَبَبٍ (۷۰) عبقريّ (۷۱) يُشاهَدون، ويمشون فِي الأَرْضِ هَوْنًا ولا يُخَنْشِلُون. (۷۲)

ومن علاماتهم أنّ خَنْطُولةً من السفهاء يظنّون فيهم ظنّ السَّوْء وهم عند اللّٰه يُبَرَّءُون، لا يغتمّون بِدُؤْلُولٍ (۷۳) ولا هم يحزنون، وبينهم وبين الأنبياء خئولة، (۷۴) يشربون ممّا كانوا يشربون،

اوروہ حضرت باری سے جدانہیں ہوتے خواہ انہیں قیمہ ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔اور نہ ہی وہ شیخی بگھارنے والے جاہلوں کی طرح ہوتے ہیں بلکہ ان کو علم عطا ہوتا ہے اور انہیں منور کیا جاتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ ان کی چمک دکھلاتا ہے اور وہ دکھاوا نہیں کرتے۔ اور وہ نیکیوں کو سنوارسنوار کر ادا کرتے ہیں۔اورتو انہیں سرسبز وشاداب دیکھے گا خواہ وہ زخمی کئے جائیں۔ دن اور رات ان کے لئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ اولیاء الرحمٰن ہیں خواہ احمق انہیں ملحد ہی خیال کریں۔اور جب اُن پر کوئی مشکل آن پڑے تو وہ خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔اللہ انہیں گمنام نہیں چھوڑتا بلکہ لوگوں میں ان کو شہرت اورعظمت دی جاتی ہے۔تو انہیں لکڑ بگڑ کی طرح نہیں دیکھے گا بلکہ وہ خوبصورت بہادر جوان کی طرح نظر آتے ہیں۔وہ زمین پرعاجزی سے چلتے ہیں اور بوڑھوں کی طرح لڑکھڑاتے نہیں۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ نادانوں کا ایک گروہ اُن کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہے اوراللہ کے نزدیک وہ ان الزاموں سے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں ہیں۔ وہ مصائب سے نہ غم کھاتے ہیں اور نہ حزین ہوتے ہیں اوران کے اورانبیاء کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔وہ اُسی روحانی مَے سے پیتے ہیں جس سے انبیاء پیا کرتے تھے۔

وإذا دَبَلَتْهُمْ دُبَيْلَةٌ[۷۵][۷۶] فقاموا إلى اللّٰه يرجعون، و ينزحون[۷۷] ما عندهم لله ولا يَبخلون. يجتنبون دحلة[۷۸] الدّنيا و لا يقومون على حفرتها ولا يقربون، وإنّهم رِيابيل[۷۹] اللّٰهِ وفي أَجمةِ الغيب يُكتَمون. ليس هصورٌ كمثلهم ولا بازى يَصُولون على العدا ويمتشقون. وإنّهم أَغصان شجرة القدس فمن هَصَرَهُم يكسره الله والّذين يحصرونهم فهم في غَتْمٍ[۸۰] يَضْجَرون، ولا يؤذيهم إلّا من كان أحمق من رِجلةٍ[۸۱] وأَخْنَس من حيّةٍ فإنّهم قومٌ يُحارب الله لهم ولا تفلح عِداهم وإن يفرُّوا حتّى يرتهشوا[۸۲] فإنّهم عارضوا الّذى لا تخفى منه المجرمون.

ومن علاماتهم أنّهم يُلْقُون علومَهم في قلوب قومٍ يطلبون،

اور جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے وہ خدا کی خاطر لُٹا دیتے ہیں اور بخل نہیں کرتے۔ اور وہ دنیاوی کنوئیں سے بچتے ہیں، نہ اُس کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور نہ اُس کے قریب جاتے ہیں۔ اور بے شک وہ خدا کے شیر ہوتے ہیں اور وہ غیب کی کچھار میں پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ نہ اُن جیسا کوئی شیر ہوتا ہے نہ باز۔ وہ دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں اور انہیں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ شجرۂ قدس کی شاخیں ہوتی ہیں جو انہیں توڑنے کے لئے جھکائے اللہ تعالیٰ اُس کو توڑ ڈالتا ہے۔ اور جو ان کا محاصرہ کرتے ہیں وہ خود ہی شدید گھٹن میں بلبلاتے ہیں۔ اور انہیں وہی احمق ایذا پہنچاتا ہے جو اُس بوٹی کی طرح ہو جو سیلابی پانی کے کناروں پر اُگتی ہے اور پھر پانی اس کو بہا کر لے جاتا ہے یا وہی جو سانپ سے زیادہ خنّاس ہو۔ پس وہ ایسی قوم ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ خود جنگ کرتا ہے اور اُن کے دشمن کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ سرپٹ دوڑتے ہوئے اپنے پاؤں زخمی کر لیں کیونکہ انہوں نے اُس ذات کا مقابلہ کیا جس سے مجرم پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ ﴿۶﴾

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ طالبِ حق قوم کے دلوں میں اپنے علوم ڈالتے ہیں۔

ويـربُّونهم كما يُزَغِلُ[83] الـطائر فرخه وعـليهـم يُشـفقون، ويحفظونهم مـمّـا لا يرصف[84] بهـم ويسـمعون بتـحنّـنٍ صـرخهـم ولا يـغفلون. وإنهـم رعـاةٌ في الأرض إذا رأوا سـرحـانًـا فبِشَـاء هم ينعقون[85]، ولا يتـوكّـلـون عـلـى أنـفسهـم ويُسَبُـحِـلُـون، ولا يـعيشـون كَسَبَحْلَلٍ[86] بـل تتـوالـى عـليهم الأحـزان فهـم فيهـا يـذُوبـون. وتُـزَكّـى أنـفُسُهـم مـن ربّهـم فتتسـاتل[87] جـذبـاتهـم حتّـى يبقى الـرّوح فـقـط ويُـفـردون، ثـم يُـرسـلـون إلـى النّـاس فيدعون النّـاس إلى الصلاح ويُحَيْعَلُون[88]. ذالك مقام أبدَالٍ الذين اختاروا سُبُـلًا لا يعتقبون منه ندامةً ولا يتـأسّـفـون. وجـازوا شعـابًـا لا يـجـوزهـا المثقلون،ولا يموتون إلّا بـعـد أن يُـخَـلِّـفـوا أزفَـلـةً مـن الـذيـن يُـرزقـون معرفةً ويتّقون.

اورانہیں اس طرح پالتے ہیں جیسے پرندہ اپنے بچے کو چوگا دیتا ہے اور وہ ان پر شفقت کرتے ہیں۔اور جو باتیں ان کے حق میں مفید اور مناسب حال نہ ہوں اُن سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔اوران کی فریاد بڑی دلجوئی سے سنتے ہیں اور بے اعتنائی نہیں کرتے۔ وہ دنیا میں گلہ بانوں کی طرح ہوتے ہیں جب بھیڑیا دیکھتے ہیں تو اپنی بکریوں کو بلا لیتے ہیں۔اور وہ اپنی ذات پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔اور وہ تن آسانوں کی طرح زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ جب اُن پرپَے دَرپَے غم آئیں تو وہ گداز ہوجاتے ہیں اور اُن کے ربّ کی طرف سے ان کے نفوس کا ایسا تزکیہ کیا جاتا ہے کہ نفسانی جذبات ایک ایک کرکے مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ فقط روح باقی رہ جاتی ہے اور وہ منفرد ہوجاتے ہیں۔تب وہ لوگوں کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو نیکی اور کامیابی کی طرف بلاتے ہیں۔یہ ہے مقام ابدال کا جنہوں نے ایسے رستے اختیار کئے کہ اُن پر چل کر انہیں انجام کار ندامت نہیں اُٹھانی پڑی اور نہ وہ افسوس کرتے ہیں۔اور وہ ایسی گھاٹیوں سے گزرتے ہیں جن میں سے بھاری بھرکم لوگ نہیں گزرسکتے۔اور وہ اس وقت تک وفات نہیں پاتے جب تک کہ اپنے پیچھے ایسی جماعت نہ چھوڑیں جسے معرفت عطا کی جاتی ہے اور وہ تقویٰ شعار ہوتے ہیں۔

ويدعون كل دائقٍ(٩٠) إلٰى عينهم ولا يسأمون، فيأتيهم كلّ من سمع نداء هم إلّا الذين صَمُّوا وذُحِقَ(٩١) لسانُهم وجُنَّ جَنَانُهم فهم لا يتوجّهون. وكذالك جرت عادة الكفرة ما سمعوا نداء المرسلين و إن كانوا يَصْلِقُون.(٩٢) ولم يتيقّظوا بحسيسٍ(٩٣) ولا بصَهْصَلِقٍ(٩٤) حتّى أخذهم العذاب وهم لايشعرون. و جاهد النّبيون لعلّ الله يزيل صِيقتهم(٩٥) ولعلّهم يُبْصرون. فقعدوا كأمرأةٍ طالقٍ و عصوا ربّهم وأعرضوا كأنّهم لا يعلمون. و طارت حواسُّهم كالحُكْلِ(٩٦) وكانوا ذوى حُسَاسٍ(٩٧) وذوى وَنْشٍ وكانوا يسبُّون النبيّين وينقرون، ويرتعون ويَلْعَصُونَ.(٩٨) إنّ الذين آمنوا هم فى اللّٰه يُجاهدون، ويلومون الأَرجل مع طَهقِهَا(٩٩) ويظنّون أنهم متقاعِسُون، ويؤثرون الشّدائد للّٰه لعلّهم يُقْبَلون،

اور وہ ہر ایک نادان ہلاک ہونے والے کو اپنے چشمہ کی طرف بلاتے ہیں اور اُکتاتے نہیں۔ پس جو کوئی بھی اُن کی آواز سنتا ہے ان کے پاس آجاتا ہے مگر وہ جو بہرے ہیں اور جن کی زبانیں بیمار ہو کر پھل گئی ہیں اور جن کے دل پر پردہ پڑ گیا ہے وہ متوجہ نہیں ہوتے۔ اور کافروں کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ مرسلوں کی آواز نہیں سنتے خواہ وہ کیسی ہی درد بھری آواز سے بلائے جائیں، نہ تو وہ خفیف آواز سے جاگتے ہیں اور نہ سخت آواز سے یہاں تک کہ اُن کو عذاب آلیتا ہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ انبیاء کوشش کرتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے غبار زائل کر دے تا وہ دیکھنے لگیں۔ مگر وہ مطلقہ عورت کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہیں اور یوں اعراض کرتے ہیں گویا کہ وہ جانتے نہیں۔ اور نا قابل فہم کلام کرنے والے شخص کی مانند اُن کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور وہ بداخلاق اور بدگو ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں، وہ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور وہ قدموں کے تیز اُٹھنے کے باوجود انہیں ملامت کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ ہم پیچھے جا رہے ہیں، اور وہ اللہ کے لئے تکالیف برداشت کرتے ہیں تا کہ وہ قبولیت پائیں۔

﴿۷﴾

فيدركهم رُحم الله ولا يُبقون في أزْلٍ(100) من العيش وبالفوز يَقْفِلُون، ويحسبهم زَهُدَنٌ(101) كزوَانٍ(102) والخلقُ بهم يَسلمون. يبتغون رضا الله و يصرخون كاِمرأةٍ مَاخِضٍ(103) فيُدخَلونَ في المقبولين.

ومن علاماتهم أنّ الله يكشف عنهم رُوْنَةَ(104) الكروب، و يزحن(105) الفزعَ عن القلوب، ففي كلّ آنٍ تتهلّل وجوههم ولا يتخوّفون، ويُعطَون أخلاقًا لا يُوجد مثلها في غيرهم وعند الْمُسَاحَنَةِ(106) يُعرفون، يتواضعون للزير(107) ولو كان أحد منهم سادن(108) الدير أو وحشيّا كالعير وكذالك يفعلون.

ومن علاماتهم أنّهم قوم ما لهم عن ربّهم حُنْتَأْلٌ(109). يستأجزون عن الوسادة والآسن عندهم في سُبُلِ اللّٰه زُلَالٌ، يبغون رضا اللّٰه والدّنيا في أعينهم دَمَالٌ(110)، وطالبها بطّالٌ،

پس اللہ تعالیٰ کا رحم بھی ان کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں تنگ زندگی میں نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس ہوتے ہیں۔ کمینہ تو انہیں گندم میں اُگنے والا ناکارہ پودا خیال کرتا ہے جبکہ مخلوق ان کی وجہ سے ہی محفوظ ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں اور وہ دردِ زِہ والی عورت کی طرح (خدا کے حضور) چلّاتے ہیں تب کہیں مقبولوں میں داخل کئے جاتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کرب و اضطراب کی شدت ہٹا دیتا ہے اور گھبراہٹ کو دلوں سے زائل کر دیتا ہے۔ پس ہر ایک وقت ان کے چہرے چمکتے ہیں اور وہ خوف زدہ نہیں ہوتے، اور انہیں ایسے اخلاق دیئے جاتے ہیں جن کی نظیر ان کے غیر میں نہیں ملتی۔ اور میل ملاقات کے موقع پر وہ پہچانے جاتے ہیں۔ وہ زائرین سے تواضع سے پیش آتے ہیں خواہ کوئی ان میں سے گرجے کا خادم ہو یا جنگلی گدھے کی طرح وحشی ہو اور ان کا یہی شعار ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ وہ تکیے سے الگ رہتے ہیں اور اللہ کے رستے میں متعفّن پانی اُن کے نزدیک آبِ زُلال ہوتا ہے۔ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں اور دنیا ان کی نگاہوں میں (بے وقعت) گوبر ہوتی ہے۔ اور اس (دنیا) کا طالب نکما ہوتا ہے۔

أو كـأبـى إبـراهيم جيـالٌ، ولهم
بتـركهـا قـطوف دانية وجِزَالٌ، [111]
والـدّنيـا لهم جِعَالٌ [112]، يُـجْـعِلُ الله
بهـا قِـدْر معيشتهـم فلا يمسُّهم
خَبَـالٌ [113]، هٰـذا مـن ربّهـم ولهـم
مـنهـا الـخـزال و إِذْهَالٌ، وإلـى
الله إِرْقَالٌ [114]، وفى ذكره إرمعلالٌ [115]،
هم قوم يحسبون انّ الدنيا زِبالٌ [116]،
وإزعال [117] الـنـفـس بـه ضـلالٌ،
وإنّها مُـدًى يُـذبـح بهاوطالبوها
سِـخالٌ [118]، ومـاؤها ضَهْلٌ [119] وطعامها
اغتيـالٌ، وسيـرتهـا الإعـراض
كـمُفسِّلَةٍ [120] وصورتهـا كَـقِحلٍ [121]
مـا بـقـى فيه جمالٌ، وأوّلها أَوْنٌ [122]
وآخرها اِقْذِعْلَالٌ [123]،لا تجد كمثلها
قُرزَلًا [124]، و إنّهـا زقّومٌ فلا تحسبها
قُـعَالًا [125]، ولـذالك سَلَّ عليها
عبـاد الـرحـمٰـن سيفًا قَصَّالًا [126]،

یا ابراہیم کے والد کی طرح لگڑبگڑ☆ اورانہیں ترکِ دنیا کی وجہ سے جھکے ہوئے خوشے اور پھل ملتے ہیں۔اور دنیا ان کے نزدیک وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کی ہنڈیا چولہے سے اُتارتا ہے پس اُن کو کوئی گزند نہیں پہنچتا۔یہ (عطا) ان کے ربّ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اس (دنیا) سے انقطاع اختیار کرتے ہیں اوراسے فراموش کردیتے ہیں۔پس اللہ کی طرف وہ تیزی سے بڑھتے ہیں اوراُس کے ذکر سے (ان کے) آنسو رواں رہتے ہیں۔وہ ایسے لوگ ہیں جو دنیا کو اتنا سمجھتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھالیتی ہے جبکہ اس (متاعِ دنیا) کے لئے نفس کو مستعد کرنا گمراہی ہے۔اور یہ وہ چھریاں ہیں جن کے ذریعہ ذبح کیا جاتا ہے اوراس (دنیا) کے طالب بکروٹے ہیں۔اس (دنیا) کا پانی تھوڑا اور کھانا اس کا ہلاکت ہے اوراُس کی خصلت اُس عورت کی طرح اعراض کرنا ہوتا ہے جس کو خاوند بلائے تو حیض کا بہانہ کردے۔اوراُس کی صورت خشک جلد والی جیسی (ہوتی ہے) جس میں خوبصورتی باقی نہ ہو۔اُس کا آغاز یُسر اوراس کا انجام عُسر ہے۔تو اُس جیسا لئیم نہیں پائے گا۔یہ تو تھوہر ہے پس تو اسے انگور کا خوشہ مت خیال کر اوراسی لئے عباد الرحمٰن نے اس پر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالنے والی تلوار سونتی ہے

﴿۸﴾

☆ حضرت ابراہیم کے والد کو شرک کرنے کی وجہ سے جیال یعنی ضبع (لگڑبگڑ) کی شکل میں مسخ کیا گیا تھا۔(لسان العرب زیر لفظ ضبع)

وما أخذوها بيديهم وما بغوا إِمْصَالًا[127]، وطلّقوها بثلاثٍ وما شابهوا مُمْغِلًا[128]، وأتمّوا قولًا وحالًا وما بالوا طَمْلًا[129] فيما بلغوا إِبْسَالًا.

ومن علاماتهم أنّهم يُنشّأون كصبيّ عُلُهد[130]، وفطرتهم في سباحتها تشابه العَنْكَد[131]، ولهم بركات كمطرٍ إذا أَلَثَّ[132]، يظهرون إذا كان الصدق كشجر اجتُثَّ. إذا فقدهم الزمان فكأنه فقد التّهتان. إذا كثرت الفتن والهنابث[133] فهي أرائج ظهورهم وإرهاص نورهم. يسعون في سُبل الله كطِرفٍ يازَجُ[134]، ويكشفون سرّ النّاس كبطنٍ يُبْعَجُ، مجيئهم بُلْجَةٌ[135] وذهابهم ظُلمةٌ. هم بهجة الملّة والدّين، وحُجّة الله على الأرضين. يُشاعُ أمرُهم كالبرق إذا تَبَوَّجَ[136] والبحر إذا تموّج. تخرج إليهم السُّعداء كظبيّ إذا خرج من تَوْلَجِها،

نہ انہوں نے اسے (دنیا کو) اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور نہ ہی اُسے سمیٹنے کی خواہش کی اور انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور وہ اسقاط کی مریضہ کے مشابہ نہیں ہوئے وہ قول و فعل میں کامل ہیں اور وہ خون میں لتھڑنے کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ موت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی نشوونما اُس بچے کی سی ہوتی ہے جسے عمدہ غذا دی گئی ہو اور ان کی فطرت اپنی تیراکی میں تیزی سے تیرنے والی مچھلی عَنْکَد کی مانند ہوتی ہے۔ اور ان کی برکات متواتر برسنے والی بارش کی سی ہوتی ہیں۔ جب سچائی اکھڑے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے تو وہ ظاہر ہوتے ہیں اور جب زمانہ ان سے خالی ہو تو وہ گویا بارشوں سے ہی خالی رہا۔ جب فتنوں اور حادثات کی کثرت ہو تو یہی ان کے ظہور کی خوشبو کی لپٹیں اور ان کے نور کا پیش خیمہ سمجھو۔ وہ اللہ کے رستوں میں تیز رو گھوڑے کی طرح دوڑتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے اسرار یوں جان لیتے ہیں جیسے پیٹ ہی چیر کر رکھ دیا ہو۔ ان کا آنا روشنی اور ان کا جانا اندھیرا ہے۔ وہ ملّت اور دین کی رونق اور زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ ان کا پیغام یوں پھیلتا ہے جیسے بجلی کوندے اور سمندر موجزن ہو۔ نیک لوگ ان کی طرف یوں نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنے رہنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔

وتقبلهم خيار الأمّة من غير أعوجها. والّذين يُنكرونهم فسيعلمون عند الحشرجة[١٣٧]، وإن التهبوا اليوم كالنّار الْمُنْحَضَجَةِ[١٣٨]. إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها لقلوبهم معبدها، ويتمايلون عليها كالدّيك إذا حَلَجَ[١٣٩] ومَشى إلى أُنْثاه ليَسْفدها[١٤٠]. قد رَهَّدُوا[١٤١] كالحبل إذا حُمْلِجَ[١٤٢]، وليسوا كَغُصْنٍ رُءُوْدٍ بل كطعامٍ إذا تَكَرَّجَ[١٤٣]. ليس فيهم خيرٌ ويُضائهون الْحِنْبَجَ[١٤٤]. إنّ الذين يؤمنون برُسل اللّٰه مَثَلُهُم كمثل شجرة طيّبةٍ فى حَنادجَ[١٤٥] حُرّة[١٤٦]، هم الذين يُتّخَذون عَضُدًا لِمِلّةٍ مُطَهّرةٍ. يسعون كثَوْهَدٍ[١٤٧] فى سُبل اللّٰه بما فُقِّحُوا[١٤٨] وقُشِّرُوا عن جُرادةٍ بشرية. وأثمر فيهم نَوْر الإيمان بنورٍ إلٰهية. إنّهم كأسودٍ ومع ذالك ليسوا كشُحُودٍ[١٤٩] وليسوا بمثقلين لترك الدنيا

اور کج فہموں کے سوا اُمت میں سے سلیم الفطرت (لوگ) ان کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور جو ان کا انکار کرتے ہیں وہ جان کنی کے وقت (اپنے کفر کا نتیجہ) ضرور جان لیں گے اگرچہ وہ آج بھڑکنے والی آگ کی طرح شعلہ زن ہیں۔ وہ لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے اپنے دلوں کا معبد بنا لیتے ہیں اور اُس پر ہمہ تن ایسے مائل ہوتے ہیں جیسے مُرغا اپنی مُرغی کی طرف جُفتی کرنے کے لئے پَر پھیلا کر دوڑتا ہوا جاتا ہے۔ وہ بٹی ہوئی رسی کی طرح حماقت میں پختہ ہوتے ہیں۔ اور وہ تروتازہ ٹہنی کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ایسے کھانے کی مانند ہوتے ہیں جسے پھپھوندی لگی ہو۔ ان میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی اور وہ بخیلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ان کی مثال ایسے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جو زرخیز ریتلے ٹیلوں میں ہو۔ وہی ہیں جن کو پاک ملت کے لئے دست و بازو بنایا جاتا ہے۔ وہ اللہ کے رستوں میں جوان کی طرح دوڑتے ہیں اس لئے کہ اُن کی (روحانی) آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔ اور وہ بشری لبادہ سے باہر لائے جاتے ہیں اور نورِ الٰہی سے ان کے ایمان کی کلی (شگفتہ ہو کر) ثمر آور ہو جاتی ہے۔ وہ شیر ببر ہو کر بھی بدخُلق نہیں ہوتے۔ اور ترکِ دنیا کی وجہ سے وہ بوجھل نہیں ہوتے

﴿۹﴾ و لذالك يطيرون إلى الله ولا يكرمحون.[150] يكسحون البواطن ولا يُغادرون فيها مثقال ذرّة من هذه العاجلة، ويعملون ما يعملون للآخرة ولها يُجاهدون. يُعطَون خُرّد المعارف ويتلقّفون[151] أدقّ بعد أدقّ حتّى يظنّ سمَّغُدٌ[152] أنّهم مُلحدون. وترىٰ وجوههم كَغُصْنٍ عُبَرّدٍ[153] لا ترهقها قترةٌ بما عرفوا ربّهم ولا ييأسون. لهم عزّة في السّماء فالّذين يَهُردون[154] أعراضهم أو يسفكون دماء هم يُحاربهم اللّٰه فيؤخذون ويجتاحون، صمٌّ بُكمٌ عُمُیٌ ومن شدّة العناد يكمدون.[155]

ومن علاماتهم أنّهم قومٌ لا يُطَّمَلُ[156] ما في حَوْضهم و يُعْطَون كلّ آنٍ من ماءٍ معينٍ. ولا يعلمون ما الحِنْضَجُ[157] ويُسْرَدُ لَهُمْ زُلَالٌ عَذْبٌ من ربّ العالمين.

اسی لئے وہ اللہ کی طرف محو پرواز رہتے ہیں اور بوجھل قدموں سے دوڑنے والے (کی طرح) نہیں ہوتے۔ وہ اپنے باطن کو ایسا جھاڑ دیتے ہیں کہ اُس میں ذرّہ بھر اس دنیا کا نہیں رہنے دیتے۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں آخرت کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے لئے وہ مجاہدہ کرتے ہیں۔ معارف کے ناسُفتہ موتی اُنہیں عطا کئے جاتے ہیں اور وہ لطیف سے لطیف معارف اخذ کرتے ہیں یہاں تک کہ متکبر احمق یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ملحد ہیں۔ اور تو ان کے چہرے نرم و نازک شاخ کی طرح دیکھتا ہے اور اپنے رب کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کے چہروں پر سیاہی نہیں ہوتی اور وہ مایوس نہیں ہوتے۔ آسمان پر اُن کو عزت حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ لوگ جو ان کی ہتک عزت کرتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں اللہ ان سے جنگ کرتا ہے پس وہ پکڑے جاتے ہیں اور اُن کی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور شدّتِ عناد کی وجہ سے انہیں عارضۂ قلب ہو جاتا ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے حوض کا پانی کبھی مکدّر نہیں ہوتا۔ اُنہیں ہر وقت جاری پانی عطا کیا جاتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کیچڑ ملا پانی کیا ہوتا ہے۔ اور انہیں تو ربّ العالمین کی طرف سے شیریں آبِ زلال مسلسل عطا کیا جاتا ہے۔

ويُصْفِدهم ربّهم خفيرا فيُعصمون من مواميّ[158] و ممّا فيها من السرّاحين. وتزمج[159] قربة نفوسهم نورًا وفهمًا، وتلوح لهم ما تخفَى من المحجوبين.

ذالك بأنّهم يُسلّمون نفوسهم إلى اللّٰه كأَرْخٍ[160] يُذبح ويقضون نحبهم أو يكونون من المنتظرين. وبأنّهم يُنفقون في اللّٰه ما كان لهم من العَيْن. ولا يكونون كرجلٍ جعد اليدين، و يثمرون كغُصْنٍ سَرَعْرَعٍ[161] غَزِيدٍ[162] فتأوى إليهم المساكين. ويُرْزقُون من غير الكدّ والإلحاح في المحاولةِ من اللّٰه الذي يتولّى الصالحين.

و من علاماتهم أنّ اللّٰه يخلق في نفوسهم أَمَجًا[163] للمعرفة التّامّة، وتُضْرَحُ صدورُهم وتُخرَجُ منها كلّ ما كان من الغوائل الإنسيّة، فَيُمْلَأُوْن مِنْ حُبِّ اللّٰه ويذبحون له أنفسهم كَالْجَلْمدةِ[164] ويرضدون[165] متاع التقوٰى وينفقونه في كلّ ساعةٍ بقدر الضرورة،

ان کا رب ان کو محافظ عطا کرتا ہے پس وہ بیابانوں اور ان میں رہنے والے بھیڑیوں سے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کے نفوس کا مشکیزہ نور اور فہم سے بھر دیا جاتا ہے بہت سی باتیں جو محجوبوں پر پوشیدہ رہتی ہیں اُن پر آشکارا ہو جاتی ہیں۔

یہ اس لئے کہ یہ لوگ اپنی جانیں ذبح کئے جانے والے بچھڑے کی طرح اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا تو وہ اپنی نیت پوری کر دیتے ہیں یا منتظر رہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنا سب مال اللہ ہی کے لئے خرچ کرتے ہیں اور بخیل آدمی کی طرح نہیں ہوتے۔ لمبی تر و تازہ شاخ کی طرح وہ پھل دیتے ہیں پس مساکین ان کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ انہیں بغیر محنت اور اصرار سے مانگنے کے اُس خدا کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے جو نیکوں کا متولّی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفسوں میں کامل معرفت کی شدید پیاس پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کے سینے چاک کئے جاتے ہیں اور اُن سے انسانی فسادات بکلّی نکال دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کی محبت سے بھر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی خاطر وہ اپنے نفس کو گائے کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور متاعِ تقویٰ کو تہ بہ تہ رکھتے اور اُس کو بقدرِ ضرورت ہر وقت خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ویُعـرضـون عـن کـل صِـلْـغَدٍّ[166] و یـدفـعون السیّئا ت بـالحسنة، و یـعیشون کَأَشْعَث أَغْبَرَ تواضعًا لِـلّٰــه، و کـذالك یُـنْـضِـجُـون سلوکهـم کـمـا تُـفَأَد الخُبْزَةُ فی الْـمَلَّةِ.[167] و یعیشـون کَـقَحَّادٍ[168] مع کثرة الإخوان و الذریّة، ویکونون کـأرضٍ مِبْـکَارٍ[169] عـامـلین بـأوامر الـحضرة، ولا یُبالون رَعْلَ[170] الظالمین و لا یتـرکون بتهـدیـدهـم ذرّة من السُّبل المنتخلة، ویزیّنون للّٰه بیت قـلـوبهـم کَالْإِمْرَأَةِ الْـمُـفَرْنَسَةِ،[171] ویـقومون للّٰه بَاهشین[172] ویأخذون ما أُوتی من اللّٰه بالقوّة.

﴿۱۰﴾

اوروہ ہراحمق سے اعراض کرتے ہیں اور برائیوں کو نیکیوں کے ذریعے دورکرتے ہیں۔اور اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے وہ اپنی زندگی ایک پراگندہ بال اورغبار آلود شخص کی طرح بسر کرتے ہیں۔اوروہ اپنے سلوک کواس طرح پکاتے ہیں جس طرح کہ روٹی انگاروں پرسینک کرپکائی جاتی ہے۔وہ بھائیوں اور اولاد کی کثرت کے باوجود اس شخص کی طرح زندگی گزارتے ہیں جس کا نہ کوئی بھائی ہو نہ بیٹا۔اور وہ حضرت احدیّت کے احکام کی بجا آوری میں جلدی اُگانے والی زمین کی طرح ہوتے ہیں۔وہ نہ ظالموں کی سخت طعنہ زنی کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ان کی دھمکی سے اختیار کردہ رستوں کوایک ذرہ بھی چھوڑتے ہیں۔اوروہ ایک سگھڑ عورت کی طرح اپنے دلوں کے گھر اللہ کے لئے سجاتے ہیں وہ اللہ کے لئے سرور کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جو کچھ انہیں اللہ کی طرف سے ملتا ہے اُسے پوری قوت سے پکڑتے ہیں۔

و مـن عـلامـاتهـم أنّك تـریٰ عجائب منهم إن لبثت فیهم بُرْهةً من الزّمان، وتجدهم کناقةٍ فَشوشٍ[173] عـنـد الـفیضان، یَمُوصُ[174] الـقلوب قولهم ویَدخل نُطقُهم فی الجنان،

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تو کچھ عرصہ اُن کے پاس رہے تو تُو اُن سے عجائبات دیکھے گا اور تُو اُن کو فیض رسانی کے وقت بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ان کے قول دلوں کو دھو دیتے ہیں اور اُن کی گفتار دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔

فتُنَيَّر بنير التقوٰى بإذن اللّٰه الرَّحمان،[175] وتُهَبَّرُ هَبْرَةً[176] زائدةٌ من الشهوات ويمحو كل ما يُؤبش[177] من العصيان، وكم من عُمى مستهترين[178] يُبصرون ويُهذَّبون بهم فإذا هم من أهل التّقاة والعرفان، فويلٌ للذين يضحكون عليهم كامرأةٍ تُهَارُّ[179] زوجها ولا يعلمون أنهم بطلاقٍ يهلكون. فإنّ اللّٰه علّق نجاة النّاس بحبّهم وعنايتهم فقد هلك من قطع العُلَق منهم بما ترك قومًا يَحْرُسُون. ولا تُصِيبُ تلك الشِّقوة إلّا رجلًا في فطرته هُزَيْرَةٌ،[180] ومع ذالك عُجلةٌ ونخوةٌ، وليس من الّذين يخافون اللّٰه ويتدبّرون. وكلّ ذالك تتولّد من وَضَرِ[181] الدُّنيا فويلٌ للّذين بها يتّسخون. يسعون لإيذاء أهل اللّٰه ذائبين[182] مستهزئين ويحسبون أنهم يُحسنون.

پس انہیں خدائے رحمان کے حکم سے تقویٰ کے تار و پود سے سنوارا جاتا ہے اور نفسانی خواہشات میں سے زائد حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور گناہوں میں سے جو کچھ جمع ہو چکا ہوتا ہے وہ مٹ جاتا ہے۔ اور کتنے ہی ایسے اندھے عاقبت نا اندیش ہیں جو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ مہذّب ہو کر متقی اور عارف باللہ بن جاتے ہیں۔ پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو ان پر اُس عورت کی طرح ہنسی اُڑاتے ہیں جو اپنے خاوند کے رُوبرو کتے کی طرح بھونکتی ہے، وہ نہیں جانتے کہ محض طلاق سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نجات کو ان (ابدال) کی محبت اور عنایت سے وابستہ کر دیا ہے۔ پس وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اُن سے قطع تعلق کیا کیونکہ اُس نے ایسے لوگوں کو چھوڑا جو محافظ تھے یہ بدبختی اُس آدمی کے نصیب میں ہے جس کی فطرت میں کامل سُستی ہو اور اِس کے ساتھ جلد بازی اور نخوت ہو اور وہ خدا سے ڈرنے والوں اور تدبر کرنے والوں میں سے نہ ہو اور یہ سب کچھ دنیاوی غلاظت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو خود کو اس سے آلودہ کرتے ہیں۔ وہ اہل اللہ کو دھتکارتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے ایذا رسانی کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

ومن أظلم أبناء الزّمان فی هذا الأوان. من تصدّی لإیذائی وهو ضبس[۱۸۳] و أشوس[۱۸۴] کالشّیطان، وخوّفنی من کشیشه[۱۸۵] وفحیحه کالثّعبان، وواللّٰه إنّی حِمَی الرَّحمان، فمن أراد أن یقطعنی فسیُقطع من أَیدی الدیّان، وإنّی بأعینه ولا یخاف لدیه المرسلون، و یردّ الجَرُبَزة[۱۸۶] علی أهلها لو کانوا یعلمون.

﴿۱۱﴾ ومن علاماتهم أنّهم لا یکونون کداحض بل یقومون فی مآقط[۱۸۷] ولا یُضائهون الجبان، ویؤمّون النّاس کخوتع[۱۸۸] لیحفظوا من خاف السّرحان، وینقلبون بمعارف کالّذی للقوم إِعتان[۱۸۹]. لا یقنعون علی جهد أنفسهم ویخافون هدم بنیان العمر ویوم انقضاضٍ فیطلبون الوارث من اللّٰه ویجدونه کابن مخاضٍ[۱۹۰]

اس وقت ابنائے زمانہ میں سے سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو میری ایذارسانی کے لئے کمربستہ ہے وہ شریر ہے اور شیطان کی طرح ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا متکبر ہے۔ اور اس نے مجھے اژدھا کی طرح اپنی پُھنکار اور جِلد کی آواز سے ڈرایا ہے۔ اور اللہ کی قسم مَیں رحمٰن خدا کی رکھ ہوں۔ پس جس نے مجھے کاٹنے کا ارادہ کیا وہ جزا سزا کے مالک خدا کے ہاتھوں سے کاٹا جائے گا۔ اور مَیں اُس کی نگاہ میں ہوں اور اُس کے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے۔ اور فریب کاروں کے فریب ان پر لوٹا دیئے جائیں گے، کاش وہ جانتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ میدانِ کارزار میں کم ہمتوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ثابت قدم رہتے ہیں اور بُزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور وہ لوگوں کی پیشوائی ایک ماہر کی طرح کرتے ہیں تا کہ بھیڑیئے سے ڈرنے والوں کی حفاظت کر سکیں اور وہ قوم کے لئے بہترین چیز لے کر آنے والے کی طرح معارف لے کر لوٹتے ہیں۔ وہ اپنے ہی نفس کی کوشش پر قانع نہیں ہوتے۔ اِدھر عمر کی بنیاد کے گرنے اور ٹوٹنے کے دن کا بھی خوف ساتھ ہی لگا ہوتا ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے وارث طلب کرتے ہیں اور اُسے (وارث کو) نوخیز جوان کی طرح پاتے ہیں۔

و یفهضون[191] الجذبات ابتغاء رضا ربّ الكائنات، ويخلصون لربّهم ولا يسوطون و لا يبرحون الحضرة ولا يَشْحطون. ويليط حبّ اللّٰه بقلوبهم وينطون أنفسهم بمحبوبهم ولا يُحفِظون النّاس وعلى اللسان يُحافظون، ولو بدر منهم مُحفِظٌ فباللّين يتداركون. ينطقون كرجل بلتعانيّ[192]، وتُفصّح كلمهم من فضلٍ ربّانيّ، يُذَعْذِعُون[193] المال على الفُقَراء، ويُبارزون كزميعٍ[194] مقدامٍ في مواطن الِابتلاء. لا ترى في وجوههم سُفعةً[195] عند الغضب، وتجدهم كحيتانٍ شروعٍ ناظرين إلٰى ربّهم عند الكرب، وعلى شراعهم حبلٌ من حُبّ اللّٰه ولا كشِرعة العَقَب. لا يصول عليهم إلّا الّذى هو كقَرْثعٍ[196]، ولا يؤذيهم إلّا الّذى هو أشقٰى من قُنْذَعٍ[197]. لهم عزيمة قاهرة إذا قصدوا أمرًا جلّحوا،

اوروہ ربّ کائنات کی رضاحاصل کرنے کے لئے اپنے جذبات کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہیں۔اوروہ اپنے رب کے لئے خالص ہوجاتے ہیں اورملونی نہیں کرتے۔اوروہ درگاہِ حضرت کونہیں چھوڑتے اور محبتِ الٰہی ان کے دلوں کے ساتھ پیوستہ ہوجاتی ہے اور وہ اپنے نفوس کا ناطہ اپنے محبوب سے جوڑ دیتے ہیں۔اور وہ لوگوں پرغضبناک نہیں ہوتے بلکہ زبان کی حفاظت کرتے ہیں۔اوراگرکوئی غصہ دلانے والا لفظ اُن سے نکل بھی جائے تونرمی کے ساتھ اس کا تدارک کرتے ہیں۔وہ فصیح اللسان شخص کی طرح بات کرتے ہیں اور ان کے کلام میں فصاحت فضلِ ربّانی سے آتی ہے۔وہ فقراء پر مال لوٹاتے ہیں۔اوروہ ابتلا کے میدانوں میں بہادر پیش قدمی کرنے والے کی طرح مقابلہ کرتے ہیں۔تُو غصہ کے وقت ان کے چہرے لال پیلے نہیں دیکھے گا۔اورتُو انہیں مصیبت کے وقت سراُٹھائی ہوئی مچھلیوں کی طرح اپنے رب کی طرف نظریں لگائے پائے گا۔اوران کی گردنوں پرمحبتِ الٰہی کی رسی ہوتی ہے نہ کہ تانت سے بنا ہوا پھندا۔ان پر وہی حملہ کرتا ہے جوکمینہ ہوتا ہے اوران کووہی تکلیف دیتا ہے جودیّوث سے بڑھ کر بدبخت ہو۔اُن کا عزم ایساراسخ اورغالب ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کام کا قصد کرلیں تومصمم ارادہ سے اقدامات کرتے ہیں۔

وإذا حـاربـوا ظربغانة[198] قتّلوا،ومن جاء هم بالرَغْرَغَةِ[199] فيُروٰى من ماء هم، ويُنـزّه مـن كـل نوع الشبهة. وقد أزف[200] زمـان الإرواء فطوبٰى للطلباء الأتـقيـاء .ألا تـرون أنّ الزمـان قد فسـد، ومُـلِاً من أنواع نضناض، وقـرب جـدرانـه إلـى انقضـاض، والأمـراض تُشاعُ والنفوس تُضاع، والحتوف ملاقية علٰى أوفاضٍ.[201] وقد صلغ[202] الـزمان وأنا علٰى رأس الألف السـابـع فى هٰذا الأوان، وكذالك قـال الـنبيّـون أيهـا الفتيـان ، فـإلامَ تُكذّبون ولا تتّقون الديّان.

اور جب سانپ سے لڑائی کی ٹھن جائے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص پیاس سے ان کے پاس بار بار آئے تو وہ اُن کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے شبہ سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ سیرابی کا زمانہ تو آ گیا۔ پس متقی طلب گاروں کے لئے خوشخبری ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ بگڑ گیا اور قسم قسم کے اضطرابات سے بھر گیا۔ اور اُس کی دیواریں ٹوٹنے کے قریب ہو گئیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں ضائع ہو رہی ہیں، موتا موتی کا عالم ہے۔ زمانہ کا ششم ہزار گزر گیا اور مَیں اب ہزار ہفتم کے سر پر ہوں۔ اے نوجوانو! نبیوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ پس کب تک تم میری تکذیب کرو گے اور جزا وسزا دینے والے ربّ سے نہیں ڈرو گے۔

﴿۱۲﴾

ومـن عـلامـاتهـم أنّهم يرودون الجنة ابتغاء لقاء الحضرة لا للحم الطير وعين البقرة،[203] وتجد عُرضتَهم بـاسـطة اليـديـن، لتلقّف اوامـر ربّ الـكـونين. عَلْهَضُوا[204] قـارورة[205] حُجب الناسوت،وفتقوا بصدقهم رتـق اللاهوت، وذالك بأن الـلّٰه قضّ[206] عـليهـم خيـل التـجـلّيـات،

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حضرت باری تعالیٰ کی ملاقات کی خواہش کے لئے جنت کی طلب کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اور انگوروں کی خاطر۔ اور تو ربِّ کائنات کے اوامر کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے لپکنا اُن کا نصب العین پائے گا۔ انہوں نے ناسوتی حجابوں کی پردہ کشائی کی اور اپنے صدق سے لاہوتی بندشوں کو توڑ دیا۔ اور یوں اس طرح ممکن ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلیات کا ایک لشکر بھیج دیا ہے۔

فقوّضوا بناء وجودهم وما بقى نضنضة النفس[۲۰۷] ودَخَلُوا فى أمان اللّٰه من الحَيَوَاتِ، ودخلوا الرّياضَ وتهلّلت وجوههم كبرق إذا ناضَ،[۲۰۸] ووجدوا وجوه أهل الدّنيا وجوهًا مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُ[۲۰۹] الدّجاجة على البيض. وإنّهم يعينون كل صارخ ولو تصرّخ، إلّا الذين باض فيهم الشيطان وفرّخ. قوم ربّانيّون لا يُكذّبهم إلّا الذى جَلَط،[۲۱۰] وأزال زينة التّقٰى و جَلَمَطَ.[۲۱۱] الّذين يُعادونهم إنْ هم إلّا كإمرأةٍ[۲۱۲] جَلْعةٍ،[۲۱۳] ولا يضرّهم صَوْلُ سَلْفَعَةٍ، تتزلّع[۲۱۴] يداهم عند المقابلة، ويفرّون كثعالب من موطن المناضلة. وتجد بيان هؤلاء السادات كشرابٍ عماهجٍ[۲۱۵] يحكأ[۲۱۶] فى القلوب، ويُبعّد عن الذنوب،

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے وجود کی بنیاد کو منہدم کر دیا اور اُن میں نفسانی حرکت باقی نہیں رہی اور وہ سانپوں (کے شر) سے اللہ کی امان میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے اور ان کے چہرے ایسے چمکے جس طرح بجلی چمکتی ہو۔ اور انہوں نے دنیاداروں کے چہرے سیاہ پائے تو ان کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ ان کی اصلاح کے لئے اس طرح کمربستہ ہوئے جس طرح مُرغی انڈوں پر بیٹھتی ہے۔ اور وہ ہر چیخنے والے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ تصنّع کر رہا ہو۔ سوائے اُن کے جن میں شیطان نے انڈے دیئے اور ان سے چوزے پیدا ہوئے۔ یہ ربّانی لوگ ہیں ان کا مکذّب خود کذّاب ہوتا ہے اور اس نے تقویٰ کی زینت کو زائل کر کے مونڈ دیا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اِن (ابدال) سے دشمنی رکھتے ہیں وہ محض بے حیا عورت کی مانند ہیں اور انہیں بدزبان اور بدخلق عورت کا حملہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اِن دشمنوں کے ہاتھ مقابلہ کے وقت پھٹ جاتے ہیں اور وہ میدانِ جنگ سے لومڑیوں کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔ اور تو ان سرداروں کے بیان کو حلق سے بآسانی اُتر جانے والے مشروب کی طرح پائے گا جو دلوں میں گڑ جاتا ہے اور گناہوں سے دور کر دیتا ہے۔

ويـضـرَحُ اللّٰـه عـنهـم تهـمًـا كـاذبةً فـي شـانهـم، و يجعلهم كـمنيحة[217] لأحبـابهـم وإخوانهم. ويـذهـب بهـم طخش[218] الـنـاس، وسقـام مـن تـفجّـس[219] وتَبَـعَّلَ[220] وساوس الخنّاس. ولا يُعاديهم الّا تافةٌ،[221] ولا يـقبلهم إلّا تقيّ دافةٌ.[222] وحُـرّم دارهـم عـلـى الفـاسقين الّـذيـن يُـزَقْـفِـلُـونَ[223] إلـى الشـرّ متـعـمّـديـن، ويـرضون بالغلفق[224] وينأون عن ماء معين.

ومـن عـلامـاتهم أنّهم يأخذون مـن الـدّنيـا كـفتيـلٍ، ومن الدّين يَـدْغَفون،[225] ويتـمتّعون من آلائها كَزِبَالٍ[226] ومـن التُّقات يجترفون،[227] ويُـقـوّمـون أنـفسهـم كمقَمُجرٍ[228] يُـقَـوّم سهـمـه ويـجيحون كلّما فيهـم مـن أهـوائهـم ويبـقـى هـوى الـرّبّ كـجُذْمُور[229] وعـليها يثبتـون. ويـؤثـرونـه فـي كـلّ سبيلٍ ولا يبالون زَمْجَرَةَ[230] السُّفَهَاءِ

﴿١٣﴾

ان کی شان میں جو جھوٹی تہمتیں منسوب کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے وہ دور کر دیتا ہے۔ اور انہیں ان کے دوستوں اور بھائیوں کے لئے امانتاً دودھ کے لئے دی ہوئی اونٹنی کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور وہ ان کے ذریعہ لوگوں کی بے نوری اور متکبرین اور خنّاس شیطان کے وساوس کی پیروی کرنے والوں کی بیماری دور کرتا ہے۔ اور اُن سے دشمنی صرف احمق ہی کرتا ہے اور ان کو صرف متقی غریب الطبع ہی قبول کرتا ہے۔ اور اُن کا گھر فاسقوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ وہ (فاسق) جو بدی کی طرف عمداً بھاگتے ہیں اور کائی پر راضی ہو جاتے ہیں اور آب رواں سے دور رہتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دنیا سے بہت کم لیتے ہیں جبکہ دین سے بہت زیادہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں سے اُسی قدر لیتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھاتی ہے مگر تقویٰ سے خوب حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو ایسا سیدھا کرتے ہیں جیسے کمان گر اپنے تیر کو سیدھا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی تمام نفسانی خواہشات کی بیخ کنی کر دیتے ہیں۔ اور صرف ربّ کی رضا درخت کے مضبوط تنے کی طرح باقی رہ جاتی ہے اور اس پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور اُسے ہر راہ میں مقدم رکھتے ہیں۔ اور بیوقوفوں کے شور وشغب کی پرواہ نہیں کرتے۔

ولا يبالون أيّ الوَمْىِ[231] هم
ويحسبون سوطهم كَنَبْتٍ
صيهوجٍ[232] ولا يخافون. و يعلمون
كل ما يعلمون من الْوَدِّ لا
من الكَدِّ، ويُسقَون من الغَيْب
فَيَصْأَمُون[233] ويقطعون غير الله
بسنانٍ هُذامٍ[234] ولِلّٰهِ يَرْصمون.[235]
وما كان لإبليس أن يَرْطمهم[236]
ويدرء ونه بأنوارهم فلا
ينقص الشيطان من قِربةٍ زأبوها[237]
ويخاف قسيّهم التي يُضَهِّبون.[238]
وما ترٰى فيهم هَذْرَبَةً[239] يابسةً
بل ترٰى روحًا ومعرفةً، وحاربوا
أهواء النّفس ودشوا،[240] أولئك هم
قوم دُهاةٌ وأولئك هم المهتدون.
قعزوا[241] كلّ ما في إناء السلوك بما
خرّوا[242] أمام الحضرة كالصعلوك،

اور یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ ہیں کون لوگ اور وہ اُن کے تازیانے کو نرم ٹہنی کی طرح سمجھتے ہیں اور خوف نہیں کھاتے۔ اور وہ جو علم بھی پاتے ہیں محبت کی وجہ سے پاتے ہیں نہ کہ مشقت سے۔ اور اُنہیں غیب سے پلایا جاتا ہے پس وہ جی بھر کے پیتے ہیں۔ اور وہ غیر اللہ (تعلقات) کو تیز نیزے سے کاٹ دیتے ہیں اور وہ اللہ کی خاطر تنگ راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور ابلیس کی یہ مجال نہیں کہ وہ انہیں ایسی مشکل میں ڈالے جس سے وہ نکل نہ سکیں۔ اور وہ اپنے انوار کے ذریعہ سے اُسے دُور ہٹاتے ہیں۔ پس جس بھرے ہوئے مشکیزہ کو وہ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں شیطان اُس میں سے ذرہ بھر بھی کم نہیں کرسکتا۔ اور وہ (شیطان) اُن کی اُن کمانوں سے ڈرتا ہے جن کو وہ آگ دے کر مضبوط اور درست کرتے ہیں۔ اور تو اُن میں خشک بسیار گوئی نہیں پائے گا بلکہ تُو (اُن کے کلام میں) تروتازگی اور معرفت پائے گا۔ انہوں نے خواہشاتِ نفسانی سے جنگ کی اور خوب جنگ کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دانشمند ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ سلوک کے برتن میں جو کچھ ہو وہ غٹا غٹ پی جاتے ہیں کیونکہ وہ حضرت احدیّت کے حضور ایک فقیر کی طرح گرے ہوئے ہوتے ہیں

وبما كانوا كَضَعُرِسٍ[۲۴۳] ولا يَشْبَعون. آثروا الأمَزَّ[۲۴۴] والألذَّ،وَأخرج الله منهم أهواء غيره و اجتزّ.[۲۴۵] و وفّقهم بزَجْلِ[۲۴۶] ما سِوَاهُ وحسن مشيهم إلى الله ليعلم كلّ قُمَيْثَلٍ[۲۴۷] أنّهم هم الصّادقون.

ومن خواصهم أنّهم يُطهَّرون من الغوائل البشريّة كما تُقْرَءُ المرأة من حيضها، و يتوب الله إليهم فيُجْذَبون. يخربون دار النفس بأيديهم وبأيدى الله ويرون الله بأعين روحهم ويُنَزّهون من كل رِيُبَةٍ وفى العلم يُكَمّلون. ولهم مقام أَصُقبُ[۲۴۸] من الملا ئكة عند الله بما خالفوا أنفسهم و إِعْلَنْبَأُوا[۲۴۹] بالْحِمْل و رَسخوا كَحِبطون. وَسَنَتْ نار محبّتهم وعدمت شباة نفوسهم و زادت ظُبَةُ سيوفهم فقطعوا كلّ حجاب وفنوا فى قُتُوِ[۲۵۰] الحضرة فلا يمضى هِنُوٌ من آوانهم إلّا وهم يعبدون.

﴿۱۴﴾

اوراس لئے کہ وہ (راہِ سلوک میں) حریص کی طرح ہوتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے ۔ وہ افضل اور لذیذ تر کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ ان میں سے اپنے غیر کی خواہشات نکال ڈالتا اور قطع کر دیتا ہے ۔ اور (اللہ) انہیں اپنے ماسوا کو پھینک دینے اور اللہ کی طرف خوبصورتی سے چلنے کی توفیق عطافرماتا ہے تا کہ ہر بُری چال چلنے والا جان لے کہ وہی سچے ہیں ۔

اوراُن کے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بشری فسادوں سے ایسے پاک کر دیئے جاتے ہیں جس طرح عورت اپنے حیض سے پاک ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے پس وہ (اُس کی طرف) کھچے چلے جاتے ہیں ۔ اور وہ نفس کے گھر کو اپنے اور اللہ کے ہاتھوں ویران کر دیتے ہیں اور وہ اللہ کو اپنی روح کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور وہ ہر ایک شک سے پاک کئے جاتے ہیں اور علم میں کامل کئے جاتے ہیں ۔ اور اللہ کے ہاں ان کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے نفسوں کی مخالفت کی اور بوجھ لے کر گراں ڈیل کی طرح جم کر کھڑے ہوئے ۔ اور ان کی محبت کی آگ بھڑک اُٹھی اور ان کے نفسوں کا ڈنگ معدوم ہو گیا اور ان کی تلواروں کی دھار تیز ہوگئی پس انہوں نے ہر حجاب کو چاک کر دیا اور حضرت احدیت کی خدمت میں فنا ہو گئے ۔ پس اُن کا کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا کہ وہ عبادت نہ کر رہے ہوں ۔

وختأ[251] اللّٰــه قـلـوبهـم عن غيـره وشـغـفهـم حُبًّا، فخذأت[252] ذرّاتهم كـلّهـا لـربّهـم وصـار حُبُّ اللّٰـه طعامهم الّذى يُطْعَمُون. فجردبوا[253] علٰى طعامهم لئـلّا يتناوله غيرهم فإنّهم قومٌ يُغَارُوْن. يبكون لحِبِّهم حذلًا[254] و يَمضُّ[255] قـلبهـم همّه وقد اضْـجَحَرُّوا[256] كـالـقـربة من ذكره وله كـلّ آنٍ يـضجرون. حَمِيَتْ قلوبهم كرضف بِحُبِّ اللّٰهِ و زاد منها سهافهم[257] ولهم مقام عند اللّٰه لا يـعـلـمـه الـخـلـق و لـذالك يزدرونهم و يُنَطِّفُوْنَ[258].

ومـن علاماتهم أنّهم لا يخافون تلاطث[259] الفتن ويقطعون بحار البلاء كـمـواخـر ولا يـأشبـون الـحـقّ بـالبـاطـل ويـعـافون العَـرُزبَ[260] و يبتغون تقاة لا شِيَةَ فيها و يخلصون. لا يـريـدون لـونـا شـامـلا، ولهـم أرض لا تـفـارق وابـلهـا

اوراللہ تعالیٰ ان کے دل اپنے غیر سے روک دیتا ہے اور انہیں اپنی محبت کا فریفتہ بنا دیتا ہے، پس اُن کا ہر ذرّہ اپنے ربّ کے لئے جھک جاتا ہے اور اللہ کی محبت ان کی غذا بن جاتی ہے جو وہ کھلائے جاتے ہیں اور وہ (اس) غذا کو جلدی جلدی کھاتے ہیں تا کہ اُن کے علاوہ کوئی اور نہ لے لے کیونکہ وہ غیرت مند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے لئے اتنا روتے ہیں کہ اُن کی پلکیں جھڑ جاتی ہیں اور اُس کا غم اُن کے دل کو جلا دیتا ہے اور وہ اُس کے ذکر سے مشکیزے کی طرح بھر جاتے ہیں اور وہ ہر وقت اس کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ محبتِ الٰہی کی وجہ سے ان کے دل گرم پتھر کی طرح تپ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ ان کا مرتبہ اللہ کے ہاں ایسا ہوتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی، یہی وجہ ہے کہ وہ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور ان پر گندے الزام لگاتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فتنوں کے تلاطم سے نہیں ڈرتے بلکہ آزمائش کے سمندروں کو کشتیوں کی طرح چیر کر نکل جاتے ہیں۔ اور وہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملاتے اور مشتبہ چیز سے کراہت کرتے ہیں اور وہ ایسا تقویٰ چاہتے ہیں جو بے داغ ہو اور (اُسی کے لئے) وہ خالص ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور رنگ کا شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اور ان کی زمین ایسی ہے جس پر لگا تار موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے

ومنه يُخَضّرون. ولهم سمهرى يقتل النَهُسَرَ(٢٦١) وفطرتهم العالية يشابه النهابر(٢٦٢) وأتزَّت(٢٦٣) قِدْرها بِحُبٍّ ينضجون. ومن ضفن(٢٦٤) إليهم ولو كان العُراهنُ المُتقلّ☆ بحُبّ الدنيا يلج فى سمّ الخياط بيُمْن قوم يتّقون. ومن كان من عبدة الطاغوت وحضرهم فإذا هو من الّذين لا يفسقون. ومن كان متكبّرًا شيطانا ووافاهم إيمانًا فيُرغم أنفه لأمر اللّٰه ويكون من الذين يتّقون. فلا تَهكَّر(٢٦٥) أَيُّها السّامع ولهم شأن أرفع من ذالك وكيف أبيّنه وإنّكم لا تفهمون. قوم باكون تهمر دموعهم أكثر من ماء تشربون.

ومن علاماتهم أنّهم ينقحون أصل الصلاح من كُدْس(٢٦٦) الأعمال و يتركون فضلة العرمة(٢٦٧) لأهل الضلال، يأخذون قُحًّا(٢٦٨)

اوراس سے وہ سرسبز وشاداب ہوجاتے ہیں اوران کے پاس ایسا نیزہ ہے جو بھیڑیے کو قتل کر دیتا ہے۔اوران کی فطرت عالیہ بلند ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے اوران کی (فطرت کی) ہنڈیا محبتِ (الٰہی) سے جوش مارتی ہے (اور) وہ پک جاتے ہیں۔جو اُن کے پاس آ بیٹھے خواہ وہ دنیا کی محبت سے لدا ہوا بھاری بھرکم ہی کیوں نہ ہو، تب بھی وہ اِس متقی قوم کی برکت سے سوئی کے ناکے سے گزر جائے گا۔اور جو طاغوت کے پرستاروں میں سے ہوا گر وہ ان کے پاس حاضر ہوتو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جو فسق نہیں کرتے اور جو متکبر شیطان ہواور مومن ہوکر ان سے وفا کرے تو وہ اپنی ناک اللہ کے امر کے آگے خاک آلود کردے گا اوراُن لوگوں میں سے ہو جائے گا جو متقی ہیں۔ اے سننے والے تو تعجب نہ کر، اُن کی شان تو اِس سے بھی بلندتر ہے اورمَیں اُسے کیسے بیان کروں جبکہ تم سمجھ نہیں سکتے۔وہ ایسی گریہ وزاری کرنے والی قوم ہے جس کے آنسو اُس پانی سے بھی زیادہ بہتے ہیں جو تم پیتے ہو۔

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اعمال کے گاہے ہوئے ڈھیر سے اصل درست اعمال کو علیحدہ کرتے ہیں۔اوراُس کا بچا ہوا بھوسا گمراہوں کے لئے چھوڑتے ہیں۔وہ خالص چیز لے لیتے ہیں

☆ ''المتقل'' سہو کتابت معلوم ہوتا ہے، درست لفظ ''المثقل'' ہے۔(ناشر)

ولا يتّبعون شُحًّا وعن الحق يفحصون. و ينعصون[269] كلّ شيء حتّى يظهر ما تحته ويبضّ أمام أعينهم ما يطلبون. ولا يُنكرون أمرًا ينكره الجهلاء بل يحقّقون. ولا يعيشون كالصعافقة[270] بل يجمعون خير سوق الآخرة ولا يغفلون. وتسمع ضجر قلوبهم كغقيق[271] القدر وبتلك العصا يمتأون إبليس، ويجتنبون كُلَّ تَغَبٍ[272] لِحبٍّ يؤثرون. كسروا طواحن ثعبانٍ أغوى آدم ومَسَنُوه[273] بسوطٍ أكلم فما كان له أن يَدره عليهم وفرّ من قوم يرجمون. وصالوا عليه كضرغم وأوْذَمُوا[274] على أنفسهم أنهم يجيحون أصله ويُنجون النّاس من شرّه ويُخلّصون.

اورحرص کے پیچھے نہیں پڑتے اور وہ حق کی جستجو میں لگے رہتے ہیں اور ہر چیز کو وہ اس وقت تک حرکت دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جو اس کے نیچے ہے ظاہر نہ ہو جائے اور ان کی آنکھوں کے سامنے بہنے لگ جائے جو وہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس کا انکار نہیں کرتے جس کا جاہل انکار کریں بلکہ پوری تحقیق کرتے ہیں۔ اور وہ تنگدست کمینوں کی مانند زندگی نہیں گزارتے بلکہ آخرت کے بازار کی بہترین چیزیں جمع کرتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے۔ تو اُن کے دل کی بیقراری کی آواز اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی سی سُنے گا۔ اور اسی لاٹھی سے وہ ابلیس کو مارتے ہیں۔ اور وہ ایسے محبوب کی خاطر جسے وہ (ہر شے پر) ترجیح دیتے ہیں ہر فساد سے اجتناب کرتے ہیں۔ انہوں نے اُس سانپ کی کچلیاں توڑ دیں جس نے آدم کو بہکایا تھا اور انہوں نے اُس (سانپ) کو زخمی کرنے والے کوڑے سے مارا پس اُس کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ اُن پر حملہ کرتا بلکہ وہ سنگساری کرنے والی قوم سے بھاگ گیا اور انہوں نے اس پر شیر کی طرح حملہ کیا اور انہوں نے اپنے نفسوں پر واجب کر لیا کہ اس کی جڑ اکھیڑ کر پھینک دیں گے اور لوگوں کو اُس کے شر سے نجات دیں گے اور (اُس سے) چھٹکارا دلائیں گے۔

یســـمـطـونـــه کـمـا یُسْـمَـطُ الـحـمـلُ لیُـرٰی عـریانًا وبالأسنّة یهـطـون۔ ﴿۲۷۵﴾ وخــنـعـت أعـنـاقهـم لـربّهـم ولــه یُسـلـمون. هم قوم سـکــرت عیـن الـخـلـق مـنهـم وأعجبوا الملائکة بفعل یفعلون. وضــعـوا لُـحُـومَهـم فی فـاُتـور الحضرة. فأَرَمَ اللّٰہ ما علی المائدة، وأُکـلـوا بـأنـامـل المحبّة وفنوا لِحِبٍّ یتخیّرون.

تـــــمَّـــــت

الـــمـؤلــف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخه ۱۴ / دسمبرسنة ۱۹۰۳ء

☆

وہ اُس کے بال اس طرح اُتارتے ہیں جس طرح بھیڑ کے بچے سے بال اُتارے جاتے ہیں تا کہ وہ ننگ دھڑنگ نظر آئے۔ اور وہ نیزوں سے اُسے زخمی کرتے ہیں۔ اور اُن کی گردنیں اپنے رب کے لئے جھک جاتی ہیں اور اُسی کے لئے وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی آنکھ حیرت زدہ ہے اورانہوں نے اپنے افعال سے فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے اپنے گوشت حضرت احدیّت کے طشت میں رکھ دیئے ہیں۔ پس اللہ نے جو کچھ دسترخوان پر تھا نوش فرمالیا۔ اور وہ محبت کے پوروں سے نوش کئے گئے اور جس محبوب کو انہوں نے اختیار کیا تھا وہ اُسی کے لئے فنا ہو گئے۔

تـــــمَّـــــت

مؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخہ ۱۴/ دسمبر ۱۹۰۳ء

☆

حَلِّ لُغات
سیرۃ الابدال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱	ارتثأ	ارتثأ علیهم امرهم: اختلط
۲	تزأزأ	هاب وفرق
۳	جهبلة	قبیحة دمیمة
٤	جرشبت	بلغت الاربعین اوخمسین
٥	تبعلت	اطاعت بعلها
٦	روس	مشی متبخترا
۷	دقش	النقش
۸	سجّل	سَجَّل الکتاب: قرأَه قِراءةً مُتّصلة(المنجد)
۹	صِلال	مواقع المطرفیها نبات فالُاِبل تتبعها وترعاها(لسان)
۱۰	ممکل	الغدیر قلیل الماء
۱۱	شزنا	الغلیظ من الارض
۱۲	ظأب	الظَّأْبُ: الزّجلُ. والظَّأْبُ والظَّأمُ،مَهْمُوزَان: السِّلفُ. تقول: هُو ظَأْبُه وظَأْمُه: وقد ظَاءَ به و ظَاءَ مَه،وتَظاءَ با، وتَظاءَ ما اِذا تَزَوَّجتَ أَنت امرأة،وتَزَوَّجَ هُو أُختها. اللِّحیانیُّ. ظاء بنی فلان مُظاءَ بةً. وظاءَ منی اِذا تزَوَّجتَ أَنت امرأَة وتزَوَّج هو أُختها. وفلان ظَأْب فلان أی سلُفه،وجَمْعُهُ أَظْؤُب
۱۳	طِرُف	اِذا کان کرِیمَ الأَصلِ رائعَ الخَلقِ مُستَعِدًّا للجَرْی والعَدْوِ فهو عَتِیق وجواد. فاِذا استَوفَی أَقْسَام الکَرَم وحُسْنَ المَنْظَرِ والْمَخْبَر فهو طِرُف وعُنُجوج ولُهْمُومٌ. فاِذا لَمْ یکُنْ فیهِ عِرْقٌ هَجِین فهو مُعْرِبٌ

۱۴	أمت	أمت الشیءَ یأْمتُه أَمْتًاوَأَمَّتَهُ:قدَّرهُ وحزَرَه.ویقال:کم أَمْتُ مابینك وبین الكُوفة؟أَی قدْرُ.وأَمَتُّ القوم آمِتُهم أمْتًا اِذا حزَرْتَهم. وأَمَتُّ الماءَ أَمْتًا اِذا قدَّرتَ ما بینك وبینه
۱۵	لجب	اللَّجَبُ: الصَّوت والصّیاح والجَلَبة،تقول: لَجِبَ، بالْكَسْرِ. واللَّجَبُ: ارتفاعُ الأصوات واخْتِلاطُها
۱٦	مشعشع	ممزوج
۱۷	ثغبان	الثَّغَبُ ج ثغبان: الغَدیرُ یكون فی ظلِّ جَبَل لا تصِیبُه الشَّمْسُ،فیَبْرُد ماؤُه
۱۸	تأَجَّلَ	تأَجَّل القوم:تجمّعوا
۱۹	یبغسلون	بَغُسَلَ الرجلُ اِذا أَكثر الجماع(یبغسلون:یكثرون الجماع)
۲۰	حسكل	الحسكل:الرّدیء من كلّ شیءٍ
۲۱	نَزِفَتْ	نَزَف.نَزَفْتُ ماءَ الْبِئْرِ نَزْفًا اِذَا نَزَحْتُهُ كُلَّهُ
۲۲	اِزْمَهَلَّت	ازْمَهَلَّ المطرُ اِذا وَقع، وازْمَهَلَّ الثلجُ اِذا سَالَ بَعْدَ ذَوبانه
۲۳	جدب	الجَدْبُ:المَحْل نَقِیض الخِصْبِ
۲۴	جَعَنْدَل	جعدل: الجعدل البعیر الضَّخم.(لسان) الجعدل كجعفر والجعندل والجنعدل كسفرجل بزیادة النون فیهما:الصلب الشدید (اقرب بحوالہ قاموس)
۲۵	لایأْتَبِلُ	لایَثْبُتُ علی الابل اِذا رَكِبَها
۲٦	یجایئون	جایأنی:قَابَلَنِی وَ مَرَّ بِی
۲۷	یحشأون	حشأَهُ بسَهْمٍ:رمَاهُ فأصاب بِهٖ جَوْفه
۲۸	الشؤبوب	دفعة من المطر وغیره

۲۹	وظوب	تعاهد على الشیء ولزومه
۳۰	الأفُكَل	الرِّعْدة من بَرْد أَو خَوفٍ
۳۱	یألّون	أَلَّ فی دعائه:رفع صوته بالدعاء.تضرّع
۳۲	یدثّنون	دثن الطائر:طار واسرع السقوط او الوقوع
۳۳	یرطنون	رطن: تكلّم بالعجمیة
۳۴	لایبرقلون	برقل: كذب(لایبرقلون:لایكذبون)
۳۵	یبزِّلون	بَزَلَ الشیٔ وبَزَّلَ: شقه
۳۶	عمود	عمید القوم وعمودهم:سیّدهم
۳۷	رصین	ثابت محكم
۳۸	الزحنة	القافلة بثقلها وتباعها
۳۹	قَیل	هو دون ملك الاعلى
۴۰	حطل	الذئب
۴۱	التحوت	الارازل
۴۲	أضبُّوْا	أضبَّ على الامر: احتوى علیه.وأضبّ القوم:نهضوا فی الامر جمیعًا.(المنجد)
۴۳	ادجَوْجَن	صار دُجًی.(القترة.السواد)
۴۴	المُدْرِن	الیابسة.یابس
۴۵	أُرْدُنٌّ	نعسة أردن.أی شدیدة
۴۶	اِهان	أَهَنَ.اَلْإِهَان ككتابٍ:عُرْجونَ التَّمْرَةِ.(اقرب)
۴۷	أحثلت	حَثِلَ.حَثْلًا(عُظم بطنُه) أحثلت الأُمّ ولدها.أساءت غذاءهٗ
۴۸	مَاطَلَ	مطل.المَطْلُ:التسویف والمُدافعة بِالعِدة والدَّینِ... وفی الحدیث:مَطْلُ الغَنِیُّ ظُلْمٌ.(لسان)

٤٩	يرغون	رغن و أرغن اليه:أصغى.أَطاعه أرغن الى السلم. يرغون: يستسلمون
٥٠	الباهل	الذى لاسلاح له.الرَّاعى يمشى بلاعصا المتردد بلا عمل.حلّ صرارها وترك ولدها يرضعها
٥١	أوشاب	وشب ج أوشاب.الأوشاب من الناس:أوباش النّاس
٥٢	الرَّهدون	الكذّاب
٥٣	بهصل	اذاجاء الرجل عريانًا
٥٤	غيذان	الذى يظنّ فيصيبُ.(صائب الرائے)
٥٥	يزكنون	زكن الامر: فَطِنَ له. تفرّسه. يزكنون:يتفرسون
٥٦	الهَصُور	هصره:جذبه و أماله ـ اَلْهَصُور:الأسد لأنّه يهصر فريسته
٥٧	يتمسكنون	تذلَّلُون و تخضّعُوْنَ.تمسكن لربه.تضرّع اذا خضع لِلّٰه
٥٨	يُرقِلون	أرقل:أسرع.يرقلون: يُسرعون
٥٩	مُرْمغلّة	المبتّل وهو أيضًا السَّائل المتتابع
٦٠	المخاتلة	خاتل اى مشى قليًلا قليًلا لئلّا يحسّ الصيدُ.(دبے پاؤں چلنا)
٦١	يَخْتعل	أى يُبطئ فى مَشْيِه
٦٢	يُخَرْذَلُوْن	خرذل اللحم قطّعه وفرّقه. يُخَرْذَلُوْن: يُقَطَّعُوْنَ و يُفَرّقُوْن
٦٣	خرقاء ذات نيقةٍ	(ضرب المثل)يضرب للجاهل الذى يدّعى المعرفة
٦٤	يَتَنَوَّقُون	يَتجوَّدون ويبالغون.(سنوارسنوار کےادا کرنا)
٦٥	نبات خَضِل	عيش خضل.ناعم طيّب

٦٦	اَلْاَثرمان	اَللَّیل وَالنَّھار
٦٧	خَطِلٌ	احمق. الخفّة
٦٨	یَخْفِلون	یھربون. (الخافل: الھارب)
٦٩	أمّ خنثل	الضّبع. لاسترخاء بطنھا
٧٠	بَبٌّ	البَبُّ: الشَّاب المُمتلئُ البدن نعمة وشبابا
٧١	عبقری	السیّد الذی لیس فوقه شئ. کلّ ما یُتعجّبُ من کماله وقوّته وحذقه
٧٢	یُخَنْشِلُون	خَنْشَلَ الرجل: اضطرب من الکبر. المسنّ القویّ یُخَنْشِلُون: یضطربون من الکبر
٧٣	دؤلولٍ	الدّاھیة من دواھی الدھر الشدیدة
٧٤	خئولة	النسبة الی الخال
٧٥	دبلتھم	أصابتھم
٧٦	دُبَیْلَةٌ	الدُّبَیْلَةُ: الدَّاھیة
٧٧	یَنزِحُون	نزح: بَعُد ـ قلّ ماؤھا کثیرًا ونفد
٧٨	دَحْلَةٌ	الدَّحْلَةُ: البِئْرُ
٧٩	ریابیل	اَلاسَدُ
٨٠	غَتْمٍ	الغتم: شدّة الحرّ یکاد یأخذ بالنفس
٨١	احمق من رجلة	الرِّجْلَةُ: ضرب من الحَمْضِ، وقوم یُسَمُّون البَقْلَة الحَمقاء الرِّجْلَةُ.... قال ابوحنیفة، ومن کلامھم "ھو أحمق من رِجلة، یعنون ھٰذه البقلة، وذالک لأنھا تنبت علٰی طُرُق الناس فتُداس، وفی المَسَایل فیقلعھا ماء السیل. (لسان)

٨٢	حتی یرتهشوا	اَلْاِرْتِهَاشُ :اَن تضطرب رَواهِشُ الدَّآبة فیعقر بعضها بعضًا .....وفی حدیث عُبادة وجراثیم العرب ترتهشُ أی تضطرب فی الفتنَةِ. اِرْتَهَش الناس اِذا وقعت فیهم الحَربُ.(لسان)
٨٣	یُزْغِلُ	یزغل الطائر فَرْخَه:زَقَّه.(اطعمه بمنقاره)
٨٤	یَرْصُفُ	یضمّ بعضها الی بعضٍ:لایرصف بك. لا یلیق
٨٥	یَنْعِقون	یصیحون بها ویزجرونها
٨٦	سَبَحْلَلٍ	کسفرجل قال سبحان اللّٰه.ضبٌّ سبحلل.ضخم من الضبِّ البعیر.ولد الاسد
٨٧	تَتَساتَلُ	تسل القوم:خرجوا متتابعین واحدًا أثر واحد
٨٨	یُحیعلُون	حیّ علی الفلاح أو الی أیّ شیءٍ
٨٩	أزفلة	الجماعة من الناس وغیرهم
٩٠	دائق	الهالك حمُقًا
٩١	ذُحِقَ	انسلق:انقشر من داءٍ یُصیبه
٩٢	یَصلقون	یرفعون صوتهم عند المصیبة.
٩٣	حسیس	الصّوتُ الخفیّ.
٩٤	صهصلق	الصوت الشدید.
٩٥	صِیُقَتهم	الصِیُقة:الغُبَار الحائل فی الهواء.
٩٦	الحُکُل	مالا یسمع له صوت یقال تکلّم کلام الحُکل ای کلامًا لا یُفهم
٩٧	حُسَاسٍ	الثئوم.النکد.سوء الخُلُق
٩٨	یَلْعَصون	یَنْهمون فی أکل وشرب أی یشرهون ویحرصون و یُفرطون الشهوة فیه

۹۹	طَهُق	أسرع فی مشیه. اسراع فی مشیه
۱۰۰	اَزُلٍ	وقع فی ضیق وشدّة وجدْب
۱۰۱	زهدن	رجل لئیم
۱۰۲	زِوَان	حَبٌّ یخالط البُرّ. (الدوسر)
۱۰۳	ماخِضٍ	المَخاض: وجع الولادة وهو الطلق........وامرأةٌ مَاخِضٍ اِذا دنا وِلادها وقد أَخَذَهَا الطَّلقُ (لسان)
۱۰۴	رُؤنة	کشف اللّٰہ عنك رؤنة هذا الامر أی شدّته و غُمَّتُهُ
۱۰۵	یزحن	یُبْطی. یُبْعِدُ
۱۰۶	المساحنة	ساحن: لاقاه. الملاقاة: أحسن مخالطته
۱۰۷	الزّیر	الذی یُحبّ محادثة النسآء بغیر الشرّ العادة
۱۰۸	سَادن	خادم الکعبة او بیت صنمٍ. کان بوّابا او حاجبًا
۱۰۹	حُنتألٌ	بدٌّ. ماأجد منه
۱۱۰	دَمَالٌ	ماوَطِئَتْه الدّواب البعر والتّراب۔ ما رمی به البحر من خشارة
۱۱۱	جِزَالٌ	صِرامُ النَّخُلِ وجزّه
۱۱۲	جِعَالٌ	خِرقَةٌ تنزَّلُ بها القِدُر
۱۱۳	خبالٌ	الفساد. الهلاك. السم القاتل
۱۱۴	اِرقالٌ	اِسراعٌ
۱۱۵	اِرُمِعْلَالٌ	اِرمعَلّ وارُمغَلّ الرجل: شَهِقَ
۱۱۶	الزِّبالُ	ماتحمل النملة اَوِ البعوضة بفمها
۱۱۷	اِزْعالٌ	أَزْعَلَ: نَشَّطَهُ. أَزْعَجَهُ

۱۱۸	سِخَالٌ	صِغَارُ الطَّير .اَلضَّعيف
۱۱۹	ضَهُلٌ	الماء القليل
۱۲۰	اَلْمُفَسِّلَةُ	المرأة التى اذا اريد زوجها قالت أنها حائض لتردّ. ومنه الحديث لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم السوفة والمفسّلة
۱۲۱	قِحُلٌ	قحل الشيخ:اى يبس جِلْدُهٗ علٰى عظمه واَسنّ جدًّا
۱۲۲	اَوْنٌ	المشى على مَهْلٍ
۱۲۳	اِقْذِعْـلال	اِقْذَعَلَّ:عسُر
۱۲۴	قُرْزُلا	القُرزُلُ:اللّئيم.(لسان)
۱۲۵	قُعالًا	نَور العنب او الشجر
۱۲۶	قصّالًا	قطّاعًا
۱۲۷	امصالًا	أمصلت المرأةُ:ألْقَتْ ولدها قبل الأوان اذا يكون مُضْغَة
۱۲۸	مُمْغِلا	الامُغال.وجع يصيب الشاة فى بطنها فكُلّما حملت ولدًا القَتْهُ
۱۲۹	طَمْـلا	طَمَلَ الدَّمُ السّهُم وغيره:لطَّخهٗ
۱۳۰	عُلْهِد	عَلهدتُ الصبىَّ:اَحسَنْتُ غذاء ها
۱۳۱	اَلْعَنْكَدُ	ضربٌ من سما ك البحرى
۱۳۲	أَلَثَّ	أَلَثَّ بالمطر:دام أيّامًا
۱۳۳	الهنابث	الدواهى.وَقَعَتْ بين الناس هَنابِث وهى أُمُورٌ وَهَناتٌ
۱۳۴	يازج	أزج:أَسْرَعَ فى مَشْيِهٖ
۱۳۵	بُلجة	أوّلُ ظهورِالفَجْرِ
۱۳۶	تبوّج	با ج البرقُ: لَمَعَ.أَعْيا
۱۳۷	الحَشْرَجَة	غرغرعند الموت وتردّد نفسه

۱۳۸	مُنحضَجَة	اِنْحَضَجَ الرجل:التهب غيظًا
۱۳۹	حَلَجَ	حَلَجَ الدِّيْكُ:فَشَرجَناحَيْهِ و مَشَى اِلٰى اُنْثاه للسِّفادِ
۱۴۰	يَسْفِدُ	سَفَدَالذكر انثاه وسفد عليها:جامعها
۱۴۱	رهّدوا	رهّد:أَتَى بِحَماقَةٍ عَظِيْمةٍ
۱۴۲	حُمْلِجَ	حملج الحبل:فتلهٗ شديدًا
۱۴۳	تكرّجَ	تَكَرَّجَ الخُبْزُ:فَسَدَ وعَلَتْه الخُضْرَة
۱۴۴	الحِنْبِجُ	البخيل
۱۴۵	حَنَادِج	رملةطيّبةٌ تنبت ألوانًا مّن النبات
۱۴۶	حُرّة	رَمْلَةٌ حُرَّةٌ:طيّبة النبات
۱۴۷	ثوهد	ثهد.الثَّوهَدُ والفَوهَدُ:الغلام السمين التام الخلق...... غلام ثَوهَدٌ :تام الخلق جسيم.(لسان)
۱۴۸	فُقِّحُوْا	فقح الجرو:فتح عينيه
۱۴۹	الشُّحْدود	سيئُ الخلق
۱۵۰	يكرمحون	كرمح:الكرمحة والكرتحة:عَدْوٌدون الكَرْدَمَةِ.قال ابوعمرو:كَرْمَحْنَا فى اٰثارِ القَوم:عَدَوْنا عَدْوَالمتثاقل(لسان)
۱۵۱	خُرّدَ	اللؤلؤة قبل ثقبها.ابن الاعرابى:لؤلؤةخريد لم تثقب(لسان)
۱۵۲	سِمَّغْدٌ	الاحمق.المتكبر
۱۵۳	عُبرّد	غصن عُبَرّدٌ:مهتز ناعم ليّن
۱۵۴	يهردون	هرد(ض)مزّقه وخرّقه
۱۵۵	يكمدون	كمد:تغيّر لونه.مرض قلبه من الكمد
۱۵۶	يُطّمَل	اِطَّمَل ما فى الحوض:اَخرج فلم يترك فيه قطرة

۱۵۷	حنضج	طین لازق اسفل الحوض.الرجل الرخوالذی لاخیر فیه
۱۵۸	مَوَامی	الموماۃ ج موامی:المفازۃ الواسعۃ او الفلاۃ التی لا ماء فیھا
۱۵۹	تزمج	زمج(ن)القربۃ:ملأھا
۱۶۰	أَرُخ	الأرخ:ولدالبقرۃ الصغیر
۱۶۱	سَرَعْرَعٍ	الدقیق الطویل
۱۶۲	غَذِیدٌ	غُصُنٌ سَرَعْرَع وغِزْیَدٌ وَخُرْعُوبٌ:ناعِمٌ(لسان)
۱۶۳	اَمَجًا	حرّ و عَطِشٌ
۱۶۴	جلْمَدۃ	اَلْجَلْمَدۃ:اَلْبَقَرَۃُ
۱۶۵	یرضدون	ینضدون
۱۶۶	صِلْغَدٍ	اَلصِّلْغَدُّ مِن الرِّجال اللَّئیم.....اَلْاَحمقُ المضطرب(لسان)
۱۶۷	المَلّۃُ	الجمر.الرّماد الحارّ
۱۶۸	قحّاد	الفرد الذی لا أخ لہ ولا ولد
۱۶۹	مِبْکار	أرض مبکار:سریعۃ المنبات
۱۷۰	رَعْلٌ	رعل(ف)وسّع شقَّہ.طعنہ شدیدًا
۱۷۱	المفرنسۃ	حسن تدبیر المرأۃ بیتھا.امرأۃ مفرنسۃ أیضًا أی قویّۃ علی الأمور
۱۷۲	باھشین	بَھَشَ(ف)اقبل علیہ مسرورًا. بَھَش بیدہ اِلیہ:مدّ ھا لیتناولہ
۱۷۳	فشوش	ناقۃ فشوش:منتشرۃ الشخب أی یتشعّب اِحلیلھا مثل شعاع الشمس
۱۷۴	یموص	ماص(ن)الشئ:دلکہ بیدہ.ماص الثوب:غَسلہ.ماص أسنانہ:یشوصھا
۱۷۵	تُھَبرُ	ھَبر(ن)ھَبَرَ اللَّحْمَ: قطعہ قِطْعًا کبارًا

۱۷۶	هَبُرَةٌ	اللّحم اَوْ بضع لحم لا عَظْمَ فيها
۱۷۷	يؤبش	اَبشهٗ وَ اَبَشَّهٗ: جَمَعَه
۱۷۸	مستهترين	هتر(ض)مزّقه. استهتر فلان: اِتبع فلا يبالى بما يفعل لم يعقل من الكبر. المستهتر: الذى كثرت اباطيله
۱۷۹	تهارّ	هارّ: نبح
۱۸۰	هُزَيْرَة	الكسل التام
۱۸۱	وَضَر	وَضَرَ كان وسخًا. اتّسخ بالدم. أثر الطعام فى القصعة
۱۸۲	ذائبين	ذأَبَ(ف)الرجلُ. صات شديدًا. خوّفه ذئِبَ. (س)صار كالذئب دهاءً اَوخباثة
۱۸۳	ضَبُسٌ	ضَبِس (س)خَبُث. الضَبُس: البُخل. الاحمق. ضعيف البدن. صاحب الشرّ
۱۸۴	اَشْوَش	شوس (ف((س)نَظَر بمؤخرعينه تكبّرًا وتغيّظًا الأشوس: الرافع رأسه تكبّرًا
۱۸۵	كشيش	كش الزند: سمع له صوت خوار عند خروج ناره. الكشيش: صوت غليان الشراب
۱۸۶	اَلْجَرْبَزَة	جَزْبَزالرَّجُلُ: ذهب أو انقبض ـ والْجُرْبُزُ: اَلْخِبُّ من الرجال، وهو دَخِيلٌ
۱۸۷	مآقط	المضيق فى الحرب
۱۸۸	خوتع	ختع (ف)الدليل بالقوم: سار بهم تحت الظلمة على القصد. خوتع. رجل خوتع: حاذق بالدلالة ماهر بها
۱۸۹	اِعتان	صار له عينًا. اِعتان الشىءَ: أخذ خياره واشتراه بثمن مؤجل

۱۹۰	ابن مخاض	مادخل فی السنة الثانية (من الابل) لِاَنَّ اُمّه لحقت بالمخاض أی الحوامل
۱۹۱	یفهضون	(ف)فهض الشیءَ: كسّره وشدخه
۱۹۲	بلتعانی	الحاذق
۱۹۳	یذعذعون	ذَعْذَعَ الشیءَ: بدّده وفرّقه
۱۹٤	زمیع	الزمیع: الشجاع الماضی العزیمة. الجیّد الرأی
۱۹٥	سُفعة	سفِع: كان لونه اسود مشربًا بِحُمْرة. سَفَعة: السَّواد أُشْرِب حُمْرةً
۱۹٦	قَرْثعٌ	الذی یدنّی ولا یبالی ماكسب
۱۹۷	قنذَع	الدیّوث
۱۹۸	ظربغانة	الحیّة
۱۹۹	الرغرغة	ان تشرب الماء الابل كل یوم
۲۰۰	ازف	اقترب
۲۰۱	اوفاضٍ	هو الذی یقرع علیه اللحم، یقال لقیته علی اوفاض علی عجلة
۲۰۲	صلغ	صلغ من البقر والغنم الذی كمّل وانتهٰی سنه. صلغت الشاة والبقرة تصلغ صلوغًا وسلغتُ وهی صالغ بغیرها. تمت اسنانها، وهی تصلغ بالخامس والسادس
۲۰۳	عین البقرة	العنب الاسود
۲۰٤	عَلْهَضُوا	علهض رأس القارورة: عالج صمامها لتستخرجها
۲۰٥	القارورة	الزجاجة
۲۰٦	قضّ	قَضَّ علیهم الخیلَ: ارسلها ونشرها

۲۰۷	نَضْنضة	نَضْنَضَ لسانه:حرّكه.اَقْلَقه.نَضْنَضَةٌ:تَحَكُّكُ جلدها بعضه ببعض.تحريك الحيّة لسانها
۲۰۸	نَاضَ	نَاض(ن)البرقُ:تلألأ
۲۰۹	تَرِضُ	ورّضَتِ الدّجاجةُ أی رخمت علی البیض
۲۱۰	جَلَطَ	جَلَط (ض):حلف و كذب
۲۱۱	جَلْمَطَ	جَلْمَطَ الرأس:حلق شعره
۲۱۲	جلعةٍ	جلعت المرأة ع جلوعًا:كانت قليلة الحياء (اقرب)
۲۱۳	سَلْفَعَة	السَّلفعة:الصَّخابة البذيئة السيئة الخُلق (اقرب)
۲۱۴	تتزلّعُ	تزلّعت يده:ای تشقّقت
۲۱۵	عماهج	سهل المساغّ
۲۱۶	يَحْكأُ	حكأ(ف)العقدةَ:شدّها.أحكمها
۲۱۷	منيحة	مَنَحَ النَّاقة وكُلّ ذات لَبَنٍ:جعل له وبرها و لبنها وولدها فهی المنحة و المنيحة
۲۱۸	طَخش	طَخِشتِ العين: اظلمت
۲۱۹	تَفَجّس	تكبّر
۲۲۰	تبعّلَ	تبعّلت المرأة: أطاعت بَعْلها
۲۲۱	تافِهٌ	تَفِه(س)الرّجلُ:كان قليل العقل
۲۲۲	دافه	الدافه:الغريب.قال الازهری كأنه بمعنی الداهف و الهارف
۲۲۳	يُزَقْفِلُون	زقْفَل:أسرع. يُزَقْفِلُون أی يُسْرِعُون
۲۲۴	غلفق	الخُضرة علی رأس الماء .(كائی)
۲۲۵	يدغفون	دَغَف(ف)الشیءَ:أخذه اخذًا كثيرًا

۲۲۶	زِبَالٌ	ماتحمِلُ النملة بفمها
۲۲۷	يجترفون	اجترف الشيء:ذهب به كلّه ومعظمه
۲۲۸	مُقَمْجِرٌ	القوّاس وأصله بالفارسية. کمانگر
۲۲۹	جُذْمور	أصل الشيء.قطعه من أصل السعفة تبقى فى الجذع اذا قطعت
۲۳۰	زَمْجَرَة	الصوت.خصّ بعضهم به الصوت من الجوف.يقال للرجل اذا أكثر الصخب والصياح والزجر
۲۳۱	اَلْوَمٰى	ماأدرى أىّ الومٰى هو،أى أى الناس هو
۲۳۲	صَيْهُوج	نبتٌ صيهوج اذا مَلُسَ أى مُمَكّس
۲۳۳	يصئمون	صئِم: اكثر من شرب الماء. امتلأ وروى
۲۳۴	هذام	السيف القاطع.سنان هذام:حديد
۲۳۵	يرصمون	الدخول فى شعب ضيُق.يرصمون اى يدخلون فى شعب ضيُقٍ
۲۳۶	يرطم	رَطمه:أوقعه فى امر يتعسّر الخروج منه
۲۳۷	زأب	زأب (ن)شرب شربا شديدًا.زأب القربة:حملها ثمّ أقبل بها سريعًا
۲۳۸	يُضَهّبون	ضهّب القوس:عرضها على النّار كى تلين للتثقيف أى قوّمه وسوّاه
۲۳۹	هذربة	كثرة الكلام فى سرعة
۲۴۰	دشوا	دش:اذا غاص فى الحرب
۲۴۱	قَعَزُوا	قعز: شرب ما فى الاناء عبّا
۲۴۲	الصعلوك	الفقير الذى لا مال له
۲۴۳	ضَعُرس	النهم الحريص

۲٤٤	اَمزّ	فاضل
۲٤٥	اِجُتَزَّ	اِجُتَزَّہ: قطعه
۲٤٦	زَجُلٌ	الرّمی بالشئ
۲٤٧	قُمَیثل	القبیح المشیة
۲٤٨	اَصقب	قرّب
۲٤٩	اِعُلَنُبَأُوا	اَ لُاِعُـلـنُبـاءُ:أن یُشرف الرجل، ویُشخص نفسَه کما یفعل عندالخصومة و الشَّتُم
۲٥۰	قتو	قتا ـ قَتُوًا وَقَتًا وقُتًی وقِتًی ومَقُتًی الملوک:أَحُسن الخِدُمَة لهم
۲٥۱	خَتَأ	خَتَأ عن الامر: کفّه
۲٥۲	خَذءَتُ	خذأ:خضع و انقاد
۲٥۳	جردبوا	جـردب:أکـل بیـمینه ومنع بشماله علی الطعام.وضع یده علیه یکون بین یدیه علی خوان لئّلا یتناوله غیره
۲٥٤	حذُلًا	حذِل (س)العین:سقط هدبها.طول البکاء ولا تجفّ الحذَل. سقوط هدب العین
۲٥٥	یمضّ	مضّ (ن)الشیء فلانًا:بلغ من قلبه الحزن به ان احرقه شقّ علیه
۲٥٦	اضُجَحرّوا	اضجحرّ السقاء :اذا امتلأ
۲٥٧	سهافهم	سَهَفَ (ف)الفتیلُ:اضطرب فی نزعه (س)هلک.عطش عطشا شدیدا
۲٥٨	یُنطّفون	نطّف:قذفه بفجور او لطّخه بعیب
۲٥٩	تلاطث	تلاطث الموج:تلاطم
۲٦۰	العرزب	المختلط الشدید

۲۶۱	النَهُسَر	الذئب. والحريص الاكول لِلّحم
۲۶۲	النّهابر	مااشرف من الارض
۲۶۳	أتزّت	أتزّت القدر :اشتدّ غليانها
۲۶٤	العُراهِن	الضخم من الاِبِل. بعير عظيم
۲۶۵	تَهَكَّر	تعجّب وتحيّر
۲۶۶	كُدس	الكثير المتراكب الذى لايزايل بعضه بعضاومنه كدس الطعام
۲۶۷	العُرمة	الكدس من الطعام يداس ثم يُذَرَّى ج عُرَم وَالعَرمَةُ .... الكدس الذى جُمع بعدما ديس لِيُذَرَّى
۲۶۸	قُحًّا	الخالص من كلِّ شئ
۲۶۹	ينعصون	يحرّكون
۲۷۰	الصعافقة	الذى لامال له و كذالك كل من ليس له رأس مال ـ اللئيم من الرجال ـ والصعافقة: رزالة الناس
۲۷۱	غقيق	غقيق القدر :صوت غليانها
۲۷۲	تَغَبٍ	القبيح، الريبة، الفساد والهلاك والجوع
۲۷۳	مَسَنُوَهُ	مسنهٗ:ضربه حتّى يسقط
۲۷٤	اَوُذَمُوا	اَوُذَمَ الشَّيُءَ:اَوُجَبَهُ.أَوُذَمَ علٰى نَفُسِه حَجًّا أَوُ سَفَرًا: أوجَبَهُ (اَوُذَمُوا: أَجَبُوا).(لسان)
۲۷۵	يَهُطُون	الهطى:الصراع او الضرب الشديد

نوٹ ـ جملہ لغات لسان العرب،تاج العروس،اقرب الموارد،اساس البلاغة،فقه اللّغه، القاموس المحيط *اور* المنجد *وغیرہ کی مدد سے دی گئی ہیں ـ*